

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224936

UNIVERSAL
LIBRARY

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَكَانَ لَهُمْ جُنُودٌ

نامہ کو میرے راہ میں گم کیجوز نہ قاصد نامہ نہ سمجھو یہہ مراخت جگر ہے
الحمد لله والمنة گنجینه فتح غیوب کینہ کشف محبوب جلوہ لوح عرفان مخزن اسرار القیام
معدن حقائق شریعت منظر وقائق طریقت کاشف رموز غیب وشہادت اعنی

کتاب اشادات

خزائن کرامات

۱۳ ہجری
چون سی ہائے بلیغہ و تجویز ہائے جمیلہ علیہ جناب خلافت مآب تقدس ان کتاب غفر
جہاں سید ارکن قلب غافل حضرت مولانا مولوی حاجی محمد عبدالغفری صاحب قلم قادری
علیہ السلام شیخ الشیوخ فانی فی اللہ و باقی باللہ حضرت سید شاہ عمر رضا قبلہ قادری چشتی وحید آبادی علیہ السلام
و جیسین اتہام محمد عبدالرحمن صاحب احمد عبداللہ صاحبان مولف غریب الاخلاق فی اصلاح الانا
و صیغہ فیہ علیہ السلام

قدس سر

سید الشیوخ حاجی قاری حافظ واعظ مولوی سید عمر شاہ صاحب قادی

Checked 1978

Checked 1965

بزرگانِ ملت و اُمراءِ دولت و اتقینِ طلوعین و مرید و معتقدین سے حسبہ شدوریا

کیا جاتا ہے کہ حضرت کی وفاتِ حسرتِ آیات سے ہمارے ملک مذہب کو

کیا کیا نقصان پہونچا اور حضرت نے کیا کیا اور کیسی کیسی خدمتیں ملک

اور اہل ملک کے لیے فرمائیں اور اس کے نتائج کیا کیا ظاہر ہیں اور حضرت

نے کیسی زندگی بسر فرمائی اور ان کیسے اب کیا کرنا چاہیے

آنحضرتِ اولادِ شریف و خانقاہِ عالیہ و روحِ قبور کے لیے مسکرا کر کیا جانب سے کچھ سلوک ہونا چاہیے

یا نہیں اور میں جمیع الوجوہ حضرت کیسے بزرگ تھے جن جن حضرات کو اسبابِ جنت

علم ہوا اور وہ جو کچھ راستے ہوں اس میں حصہ دقت اثر پر تحریر فرماویں۔
سید الشیوخ حاجی قاری حافظ واعظ مولوی سید عمر شاہ صاحب قادی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فی الحقیقت حضرت مرحوم و مغفور

الحمد لله رب العالمين والصلوات
والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين بلكه عين الصواب ہے۔

وعلى آله الهادين وصحبه اجمعين الفقير الى الله تعالى شانه

اما بعد فاقول وانا العبد الفقير السيد محمد القادري الجيلاني البغدادی

المقرب العجز والتقصير كيلا في زاده السيد

جمال الدين نجل صاحب الفضيله كيلا في زاده السيد محمود

حسام الدين آفندی بانی قد دخلت حیدرآباد هذه الدفعة

ودعاني الى داره المحرم المغفور العالم الفاضل والزاهد

الورع الكامل حضرة المولوي سيد عمر ورائيت في دائره الدار

يطوفون امواجاً امواجاً ولا زكراً قائمه والمحرم قائم بنجد

فلا ان اتيت مرة ثانيه ورائيت المحرم المشار اليه مفقود

من الدنيا الفانيه الى الاخرى الباقيه ولم اري تلك المريد

ملجاً ولو الى الذاكرين ما وافترحم من ولده الاموران

يفتكروا الى مثل تلك الآثار وقيموها كما كانت وايضا

رائيت اولاد المحرم المغفور ليس لهم مربى الذي يسيقهم

الى آثار آبائهم فاسترحم من حضرة الملك الاعظم خلد الله

تعالى ملكه وابقاه على سري سلطنته وجعله مأواً الى الخاسر

والعامر ان يشمل نظره على هؤلاء اليتام وعلى تلك المريد

القائمین والخلفاء الصابرين بمقدار من خیرات العامہ
 لیكون سبباً لتربیتہ الاطفال واقامة الاذکار وقال اللہ تعالیٰ
 فی القرآن العظیم ان اللہ لا یضیع اجر من احسن عملاً والصلوة
 علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ انہ حمید مجید ۹ رمضان
 کیلانی زادہ وحنفیہ صاحب السجادة السيد محمد جمال الدین
 القادری - مہر السید محمد جمال الدین القادری

فی الحقیقت حضرت علیہ الرحمہ ہمارے عزیزوں سے ایک ممتاز و برگزیدہ بزرگ تھے
 اُن کی جب قدر تعریف و توصیف کی جائے کم ہے بہہ وجوہ اُن کا وجود ہمارے شہر
 میں نعمتوں سے تھا ہم سب کی عین خوشنودی ہے کہ اُن کے پسماندوں کیسی تھیں
 ایسا سلوک کیا جائے جو اُن کے شایاں ہو فقط سید محمد ہاشم حسینی سید ملک محمود قادری
 سید شاہ غلام محمد قادری عفا عنہ - الخفی السید عبدالرحمن الرفاعی البغدادی -

العبد الضعیف محمد شریف الدین عفی عنہ - محمد ولی الدین عفا عنہ - محمد سرفراز الدین -
 مجھے بھی اتفاق ہے محمد انوار اللہ عفی عنہ علی یاوری جنگ - احمد عبد العلی
 مجھے بھی اتفاق ہے محمود صمدانی محمد عبدالقیوم عفا عنہ فقیر نوکان اللہ تم کروگیری
 مجھے مرحوم کی خدمت میں نیاز حاصل تھا اور اکثر حاضری کا موقعہ حاصل
 ہوتا رہا ہے میں باطمینان عرض کر سکتا ہوں کہ ممدوح الصفات کی وفات سحر عموماً
 و غطر بر سخت مضرت رساں اثر پیدا ہوا اور اب ایسے و اغطر صاحبوں کے حاصل
 ہونیکے لیے ایک زمانہ درکار ہے جناب تنغی الصفات کی ریاضت اور اُن کا
 ویدار بھی اہل دنیا کے لیے ایک نعمت عظمیٰ اور عطیہ کبریٰ تھا۔ علاوہ حرمائے نصیبیہ

اہلِ نیک بلکہ اہلِ اسلام کو جنابِ مدوح کی وفات سے دینی نقصان پہونچا۔
 مدوح کی خانقاہ اور اس کی نگرانی اور دیگر امورِ مندرجہ مخضر کی تائید اہلِ اسلام
 واجب اور معتقدین پر لازم ہے اور مجھے ہر طرح حضرت مدوح کے یادگار کی تائید
 ضروری ہے سید محمد عبداللطیف غفر اللہ ذنوبہ حبیبی علمِ اہتم اعواس سید عبدالقدیر
 حضرت موصوف کی تعریف چھوٹا منٹھ بڑی بات۔ حضرت کے ساتھ اور
 انکے صاحبزادوں اور خانقاہ وغیرہ کے متعلق جس قدر سلوک کیا جائے وہ نسبت
 ان کی خدمتوں کے بہت ہی کم ہے بہر حال حضرت محمد شاہ صاحب قبلہ ظلہ العالی
 کی رائے قابلِ قدر و لائقِ عمل ہے فقط محضر خواجہ محمد وحید الدین خان بہادر صاحبزادہ
 نواب نامدار جنگ بہادر۔ مجھے بھی اتفاق ہے نقطہ مہر میر سعادت علی ۱۳۱۳
 میری یہ زبان ہی نہیں کہ حضرت موصوف کے صفاتِ حمیدہ ادا کر سکے
 جو کچھ دیگر حضرات نے آپ کی نسبت تحریر کیے ہیں کئی درجہ آپ اس سے سوا ^{فقط} تھے
 محمد عبد الطاہر نائب قاضی گڑ منڈی پورہ۔

اللہم اغفر حضرت سید شاہ عمر صاحب قبلہ نہایت معنات سے ایک لاجو
 بزرگ تھے جو اپنے آپ ہی نظیر تھے۔ حضرت قبلہ کے پسماندہ کے ساتھ جو حضرات
 سلوک رہیں بطور سرکاری یا بطور ذاتی خالی از ثواب دارین نہ ہوگا ہر میر ^{میر} و
 مجھے بھی اتفاق ہے فقط محمد بشیر الدین احمد تحصیلدار دوپاک مہر سید قبلہ الدین
 حامداً و مصلیاً۔ مالِ جنابِ انبی المکرم مولانا مولوی حاجی حافظ قاری داغ
 سید شاہ محمد عمر صاحب قادری جناب رحمتہ اللہ علیہ کا وجود با جو اس بلدہ میں
 اہلِ اسلام کے لیے جس طرح کہ بہمہ وجود مفید ثابت ہوا اُس کو ہر شخص بخوبی جانتا

مرحوم نے اپنی زندگی میں دین و برادرانِ دین کی جو کچھ خدمت کی اس کی روشن
دلیل اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان کی اس ناگہانی رحلت سے ہر مسلمان کا
دل بچد متاثر اور متاثر ہے میرے خیال میں اس سے زیادہ اور کچھ لکھنے کی ضرورت
نہیں ہے کہ مَوْتِ الْعُلَمَاءِ ثَمَرٌ فِي الدِّينِ کے مصداق مدوح الیہ کی وفات ضرور ہے
ایسے مقدس و مقتداے قوم کا دنیا سے اٹھ جانا اتنا رقیامت کا نمونہ ہے المختصر
مرحوم موصوف کی قدامت و اعزازِ خاندانی و تقدسِ ذاتی و خدماتِ دینی و مذہبی
و قومی و ملکی کے لحاظ سے اُن کے اخلافِ سلمہم اللہ تعالیٰ کی قدر دانی سرکارِ عالی
ضرور ہے اور باعثِ برکات و اجر و نور و اللہ الموفق للصواب والیہ للرحم
وَاللّٰمِ حَرِّهٖ الْاَقْبَرُ سید غلام غوث شطاری کا ان اللہ و مہر سید غلام غوث شطاری۔
سید محمد علی شطاری و مہر سید محمد علی شطاری العبد الضعیف قلب الدین محمد علی
داعی سید عمر صاحب مرحوم کے فرزنداں طالع ہما کے لیے جس قدر سلطنت
اور سلطان اور وزراء امراء سے اعانت اور دوا و زور و یومیہ و معاش وغیرہ
ممکن ہو حضراتِ عالی ہم سے امید ہے کہ اس مقدمہ کو اپنے ذریعہ آخرت اور توشہ
نجات تصور فرماویں اور سعی بلیغ کو بمصداق تعا و نوا علی البر کا کافی حصہ و حظ
وافر و دولت متکاثر حاصل فرماویں سید شاہ محمد قادری و مہر سید شاہ محمد قادری الموسوی
مجھے بھی تحریراتِ بالا سے بالکل اتفاق ہے مہر السید حمید قادری الموسوی
سیرے استاد میرے ماموں حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ قادری سید محمد عمر صاحب
قادری قدس سرہ کے متعلق میں اس سے زیادہ کچھ کہہ نہیں سکتا کہ وہ ایک انسان
کامل تھے اُن کا قدم توکل و استغنا تھا میرے خیال میں نیاز صاحب کا شیخ حضرت

ہی کے لیے ہے ۵ طبع فاتحہ از خلق نداریم نیاز و عشق اندر پس من فاتحہ خونم باقی
 رہا حضرت کی اولاد کی پرورش کا انتظام سو فقر و فاقہ اُن کے خاندان کا حق ہے
 جس چراغ کو خدا نے روشن کیا ہے اُس کی حفاظت کا بھی وہی متکفل ہے و پس ۔

محمد عبدالقدیر صدیقی مدرس دارالعلوم مہرکار عالی مہر عبدالقدیر صدیقی

واقعی سید عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہہ صفات ہر قسم سے برگزیدہ تھے
 چنانچہ یہہ احقر بخوبی واقف ہے اُن کے جو پس ماندہ ہیں اگر سلوک اُن کیساتھ کیا
 جائے تو احسن اور خوشنودی روح پر فتوح ہوگی فقط سید فضل اللہ شاہ عفی عنہ سجادہ
 واقعی حضرت سید عمر صاحب مرحوم و مغفور تہا می صفات حمیدہ سے موصوف
 تھے اور جن حضراتوں نے تصدیق کی ہے بہت درست ہے ضروری مہرکار سے
 ایسے لوگوں کی امداد ہونا موجب ترقی و ترقی خزانہ ہے اور خیر و برکت مہرکار تصور ہے
 دعا گو سید شاہ محمد شہنشاہ قادری سجادہ تخت نشین عفی عنہ

سید السادات شیخ الشوخی سلامہ خاندان نبوت خلاصہ دو دمان
 ولایت مجمع برکات حضرت سید محمد عمر صاحب مرحوم و مغفور قدس سرہ الغریز و حمد اللہ
 علیہ و برکاتہ ایک مقدس بزرگ اور حضرت سیدنا سید محمد صدیق صاحب قبلہ
 عبدالقادر ثانی روحی و روح العالمین قدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عناک
 حقیقی بہائی اور حضرت ہی سے فیضیاب تھے اپنے وقت کے تعجب نہیں کہ
 قطب بلکہ غوث ہوں کوئی سنت نہ ہوگی جو مدوح الشان سے چھوٹی ہو طرح
 سب کا اتفاق ہے کہ حضرت محبوب بھائی حضرت سرور کائنات کے قائم مقام
 حامی سنت تھے اسی طرح مدوح الشان حضرت غوث اعظم محبوب بھائی کے سچے

قدیم مقام تھے اُن کا فیض خلائق پر اسی طرح عام طور پر اثر کر رہا تھا جس طرح کہ
حضرت سلطان الاولیاء محبوب سبحانی کا فیض حضرت کے اہل زمانہ پر خدای تعالیٰ
آپ کا فیض قیامت تک اُسی طرح جاری رکھے جس طرح سلطان اجماع الاولیاء کا
ہے جس طرح حضرت کی وفات سے صرف غزنیوں اور میدون کو ہی صدمہ نہیں
پہنچا بلکہ اسلام بڑا ایک سخت صدمہ پہنچا۔ میرے خیال میں اُنکی قبر شریف کیسے تھ
اور اُن کی اولاد کے ساتھ سلوک کرنا حضرت سرور کائنات اور حضرت محبوب
کے ساتھ سلوک کرنا ہے حضرت کا باطنی فیض جدا جاری تھا اور تفسیر قادری
اور وعظ جدا دلون کو مسخر کر رہا اور ضلالت سے ہدایت پر لگا رہا تھا خدای تعالیٰ
اُن کی جدائی کے صدمہ سے ہم تمام اہل اسلام کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُن کا
فیض قیامت تک جاری رہے آمین فقط محمد عبدالقادر صدر مدرس مدرستہ
علوم مشرقیہ میدک مہر محمد عبدالقادر۔

مولانا مولوی حافظ حاجی قاری سید عمر صاحب قادری نہایت بزرگ اور
انسانِ کامل تھے حضرت مرحوم نے ملک اور اہل ملک کے جو خدمات کیے ہیں
وہ نہایت ہی قیمتی ہیں ایسا شخص طبقہ فقراء میں اور علماء میں اس جامعیت کے
ساتھ کم پیدا ہوتا ہے سرکار کو اُن کے بچوں کے ساتھ اُن کے درجہ کے موافق
ہر قسم کا سلوک کرنا لازم ہے اور اُن کے ساتھ جو نیکی کی جائے اُس کا اجر ضائع
نہ جائیگا راقم مشہور یہ فرید میاں صاحب از اولادِ بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ
حاجی حافظ مولوی سید محمد عمر صاحب قادری غفر اللہ لہ ہمارے غزنیوں
بیشل صاحب تقویٰ ساثر الوعظ تھے جن سے کہ ہر مجلس اور ہر وقت میں قوم و

ملت ظاہر و باطناً مستفید ہوتی تھی آپ کی تعریف و توصیف جس قدر کچھ ہے
 بہت ہی کم ہے آپ کے مقبرہ وغیرہ کی تعمیر اور آپ کے فرزند ان ارجمند و بچی
 امداد و منجانب سرکار ہوئی تو سلطنتِ عالیہ کے لیے باعثِ خیر و برکت ہو گا فقط
 ۱۲ شعبان ۱۳۳۷ھ بمطابق ۱۹۱۹ء میں حضرت چچا صاحب قبلہ مد فیوضہ و
 ادام اللہ ظلمہ کی رائے سے ہکوا اتفاق ہے فقط محمد حسن احمدی ابن مولوی حضرت
 احمد خیر الدین صاحب قبلہ مرحوم و غلام زین العابدین و محمد حسین۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحابہ اجمعین
 ابابعد میں ایک غریب الدیار گوشہ نشین گناہی ہوں کہ اتفاق سے بعض اعزہ اور
 احباب کی ملاقات کے لیے وار و بلدہ ہوں مولانا مولوی حاجی قاری حافظ علی
 سید عمر شاہ صاحب قادری قدس سترہ کے انتقال پر ملال کو سنکر بیدار بن گیا کہ آپ
 دکن کے مسلمانوں کو بہت برکاتِ ظاہری و باطنی حاصل تھے کسی زمانہ میں مجھے ہی
 آپ کے مجلس و عظیم شریک ہونے کا اتفاق ہوا ہے با انر کلام اور جاؤ بیانی
 سے لوگوں کو مستفید ہونے کا عمدہ جلسہ تھا حیدر آباد اسلامی ریاست ہے اور
 رئیس ماسا اللہ قدردان شیوخ طریقت حضرت کے پسماندگون خاصکر صاحبزادوں
 کی تعلیم کا بند و بست کافی طور پر ہونا امر ضروری اور ریاست کو موجب برکت ہے۔ محمد محی الدین
 عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ لطیفیہ واقع مکان قطب ویلور قدس سرہ الغریز و مہر
 محمد محی الدین حسین۔

صاحبِ مروج الشان کی شان میں خامہ فرسائی کرنا بھی عالی شان حضرت کا
 کام ہے اختصار کے ساتھ بھی مرحوم کے اوصاف بیان کرنے کو متعدد صفحات
 درکار ہیں حضرت معفور کی زبان و قلم و روش سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلمانوں

کو بھی سبے حد فائدہ پہنچا ہے۔ خدا نے ہر ایک صفت مرحوم میں تمیز و ممتاز عطا کی تھی خصوصیت کے ساتھ میں نے صاحب موصوف کے وعظ میں یہ بات پائی کہ آج کل کی نئی روشنی والے نوجوان بھی اُن کے وعظ و نصائح کے گرویدہ تھے ہر لفظ اُن کے زبان سے نکلا ہوا قلب پر سامعین کے گہرا اثر کرتا تھا۔ ایسے فرید عصر زائد متقی۔ مولوی۔ حاجی۔ حافظ۔ قاری۔ کے پس ماندوں کے ساتھ عمدہ سلوک ہونا اور اُن کے روضہ تیسرے کو اُن کے رتبہ کے موافق تیار کرانا نہایت ضروری ہے اس کام میں جو صرفہ ہو باعث اجر و ثواب دارین بلاشبہ ہے۔ محمد اسد اللہ منصف لاؤ حیدر آباد کے مشہور و معروف واعظ جناب حافظ حاجی قاری مولوی سید محمد عمر صاحب قدس سرہ الغیر کی ذات قدسی صفات جس طرح حیدر آبادی علماء کے طبقہ میں مقنن شمار ہوتی تھی اسی طرح یہاں کے مشائخین عظام کے گرویدہ میں بھی اُن کا وجہ دلیل غنیمت تھا۔ ایسی جامعیت والے علامہ دہر و وحید عصر کی وفات حسرت آیات سے حیدر آباد کو ایسا نقصان نہیں پہنچا ہے جس کی تلافی نظر بحالات موجودہ مدت دراز تک بھی ہو سکے لہذا اگر صاحبزادگان حضرت مغفورہ کی پرورش و تسلیم کا منجانب سرکار مناسب انتظام فرمایا جائے تو باعث برکت و موجب اجر عظیم ہے فقط احمد حسین ناظر مدارس بلدہ و ضلع اطراف بلدہ ایسے فتنہ و فساد کے زمانہ میں جبکہ سیئات و بدعات حشرات و مستوتا کے طور پر لوگوں نے داخل مذہب کر لیتے ہیں اس قسم کے علماء کا وجود بہت ضروری ہے جو قاصد بدعت و حامی سنت ہوں مولوی سید عمر صاحب مرحوم نے حیدر آباد میں اس فرض کو اس طرح ادا کیا جس کو ایک زمانہ جانتا ہے اور اس بار پر یہ کہا جاسکتا ہے اُن کے انتقال سے حیدر آباد کو ایسا صدمہ پہنچا ہے جسکی

ملا فی نظام اسباب نامکن معلوم ہوتی ہے ایسے عالم باعمل کے اولاد کی پرورش اور اُن کی تعلیم و تربیت کا تکفل امام و امت یعنی پادشاہ پر واجب ہے جیسا روایات فقہیہ سے صاف ظاہر ہے امید ہے کہ بندگان عالی جو عالم و علم پرور ہیں ضرور اس فریضہ کے طرف اپنی توجہ نہ عطف فرمائیں گے فقط خادم العلماء محمد عبدالواسع عفی عنہ مدرس مدرسہ دارالعلوم

میں کیا اور میری تعریف و توصیف حضرت پیر و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں کس قدر۔ اس میں شک نہیں میں بھی ادنیٰ غلامان غلام حضرت مہدی ہوں جب سے مجھ پر سیاہ گنہگار کے حال زار پر نظر محنت مبذول ہوئی باللہ العظیم میری دین و دنیا مجھے حاصل ہوئے۔ اس سے زیادہ حضرت ذی شان کی تعریف نہیں کر سکتا جس میں عین سبکی ہے خداوند کریم دنیا میں ایسے افراد بہت کم پیدا کیا۔ ہمارے حضرت علاوہ دارین کی بزرگی علم و فضیلت پرلے درجہ صابر و قانع تھے۔ اُن کو ارباب متمول سے نفرت تھی وہ کوسون ایسے اصحاب کی صحبت سے بھاگتے تھے۔ جب اہل غرب اُن کی مداح اور اُن کی شہنشاہی اور ولایت کے مدح ہوں تو ہماری کیا مجال اُن کی تعریف کریں۔ حضرت کے وعظ و پند میں ایسے جذبات دلی تھے کہ سخت دل بھی مائل و مرغوب ہوتا تھا خداوند کریم اپنے فضل و عنایت سے مرحوم کی اولاد پر رحم فرمائے۔ محمد سعید عفا میرے خیال میں حضرت موصوف کی فضیلت و بزرگی سے حیدر آباد کو کیا درود و مالک میں بھی شاذ و نادر ہی کوئی شخص ناواقف نکلے تو نکلے ورنہ ہر فرد بشر اُن کے شرف و فضیلت کا قائل ہے۔ جو کچھ اس کتاب میں حضرات نے اپنے خیالات ظاہر فرمایا ہے اُن سب خیالات سے حضرت

موصوف کی غنیمت اعلیٰ و افضل ہے تصریح اوصاف میں گنجائش کتاب یک طرف
زبان بھی قاصر ہے۔ سید عبدالرزاق

مجھے بھی تحریراتِ سندر جہ کتاب ہذا سے پورا اتفاق ہے۔ اتیار حسین عفا
مین نے بھی مولوی صاحب مدوح کے اکثر اوصاف حمیدہ سنا واقعی بلدہ میں ہم
ایک ہی بہت بڑے واعظ تھے جس سے اکثر اشخاص کو ہر طرح کی امداد ملتی تھی
مجھے ہماری رحمدل گورنمنٹ سے قوی امید ہے کہ صاحب کے پسماندوں کا ضرور
لحاظ فرمایا جائیگا۔ سر باز جنگ مددگارِ صدر محاسب سرکارِ عالی

واقعی مرحوم و مغفور کے جس قدر ثنا و صفت کی جائے کم ہے حقیق اور جناب
مغفور سفر حج میں ہم سفر تھے اثنائے سفر میں جو حالات حضرت مرحوم میں نے مشاہدہ
کیے وہ قابلِ ثنا و صفت بے اندازہ ہیں ایسے بزرگ کی اولاد کے ساتھ سلوک
کرنافی الحقیقت باعثِ برکت و ثواب ہے ان اللہ البیض ابراہیمین انالقل
سید حسن حبشہ۔

حضرت مدوح کی ذات مقدسان قوم میں ایک اعلیٰ اوصاف سے
متصف تھی جس کے لیے یہ کہنا بے موقع نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ ہی نظیر
بیحد و نہایت مقامِ افسوس ہے کہ ایک ایسے مقدس و تبرک بزرگ کا دفعۃً
دنیا سے اٹھ جانا بے شبہ قوم کی بدنصیبی ہے آپ کی ذاتی اوصاف اور قابل
قدر قومی خدمات سے نہ صرف حیدر آباد کے ہی ہر کہہ دئمہ مستفید ہوتے تھے
بلکہ دوسرے بلاد و امصار کے باشندے بھی ستفیض ہوتے جاتے تھے بہر حال
آپ کے قومی خدمات عملاً قابلِ یادگار اور نافع قوم ثابت ہو چکے ہیں آئندہ بھی
امید کی جاسکتی ہے کہ آپ کی روحانی قوت قوم اور ملک اور مالک ملک کی

فلاح کے لیے مشمولِ حال رہے گی البتہ ایسے برگزیدہ مانی دین اسلام کی خدمت گزاری اور آپ کے پسماندوں کی دستگیری قوم اور گورنمنٹ دونوں پر واجب ہے **وَاَجِزْ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی** فقط خاکِ بادت علی مددگارِ کثیر و گری حضرت مدوح کی زیارت کا شرف مجھے بوساطتِ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب اکثر حاصل ہوا اور اکثر ان کے وعظ میں میں حاضر ہوا کرتا تھا میرے نزدیک ان کے عارفِ کامل و سالکِ طریقت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور ملک اور اہل ملک کو جو کچھ فائدہ حضرت مدوح قدس سرہ نے پہنچایا ہے وہ انہیں شمس ہے سارا حیدر آباد نشا بد ہے اور اُس کی تفصیل طولِ فضول ہے۔ خورشید علی مدرس **بسم اللہ الرحمن الرحیم** حضرت مغفور علیہ الرحمہ کے اوصاف و معاد پر جو کچھ روشنی ڈالی گئی ہے وہ سب درحقیقت جوئے ازخروارے کی مصداق ہے مگر یہ خیال میں اس میں طول دینے کی حاجت نہیں کیونکہ حضرت مرحوم کے کل کو الف انہیں شمس ہیں عموماً تمانی ملک و کن خصوصاً بلند حیدر آباد میں کوئی ایسا شخص نہ ہو گا جو حضرت کے اوصافِ حمیدہ سے بے خبر ہے ایسی حالت میں کیا یہ بھگان ہو سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدر قدرت شاہِ دکن حضرت کے محاذ سے واقف نہیں ہیں ضرور واقف ہوں گے میں صرف اتنا لکھنا کافی سمجھتا ہوں کہ حضرت مرحوم ایک انسانِ کامل تھے اور حضرت کی ذات سے ایک چشمہ فیض جاری تھا جس سے لکھو کا مخلوق فیضیاب ہوتے تھے حضرت کے وعظ و ہدایت سے ہزار ہا مخلوق رہِ راست پر آگئی اور بہت سے جرائم کے ارتکاب سے باز رہے اس صورت سے حضرت نے انتظامِ مملکت میں بہت بڑی مدد کی ہے جس سے ملک اور سرکارِ منوں ہونا چاہیے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعلیٰ حضرت

قدر قدرت بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کو ایسی توفیق عنایت کرے کہ وہ اولاد
حضرت مرحوم کے ساتھ عمدہ سلوک کرے اور موروثی فوض و برکات ہو و الحمد
مولوی سید محمد صاحب سے میں ایک دفعہ بھونگیہ میں ملا تھا اور پھر بلدہ
میں متواتر ذرائع سے اُن کے اوصاف حمیدہ اور فیض عام کے حالات سننا
رہا ہوں۔ صاحب موصوف ہمیشہ وعظ و بند و نصائح فرماتے تھے اور بلدہ جید
کے مشہور علماء اور واعظین میں تھے۔ ایک تفسیر قادری بھی لکھ رہے تھے
جس کو میں نے بالاستیعاب دیکھا ہے جو اُن کے انتقال سے نامکمل رہ گئی بہر
حال اُن کی رحلت سے ایک خیمہ فیض بند ہو گیا۔ صاحب موصوف سنا جاتا ہے
کہ کم عمر بچے چھوڑ گئے ہیں اور چونکہ متوکل تھے اُن کے لیے کوئی سرمایہ نہیں چھوڑ
گئے۔ ہماری سرکار ابد پائدار سر خیمہ فیض ہے۔ خیرات و حسنات کا ورکھلا ہوا ہے
جس سے مسلمان نو مسلمان ہندو اور عیسائی اور پارسی سب سیراب ہو رہے ہیں
اگر ان کی بھی داد لگ جائے اور تقدیر یادری کرے تو کیا عجب ہے کہ مرحوم کے
پسماندہ دن کے ناخن بندی کی کوئی صورت ہو جائے۔ و ما ذکر علی اللہ لغزیرہ۔
خاکسار شبیر الدین احمد غنی عنہ مددگار محمد مال

مولوی سید محمد صاحب قبلہ سے مجھے ذاتی طور پر شناسائی تھی صاحب
موصوف کے علم و فضل وغیرہ کے متعلق زیادہ لکھنا میرے لیے محض بیکار رہا ہے
مولوی صاحب مدوح مکہ مسجد کے ایک چراغ تھے اور سب کی رونق حضرت موصوف کی
ذات بابرکات سے تھی اور علاوہ برین حضرت کا فیض عام جاری تھا۔ خداوند
اکرم مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب کرے اور اُن کے پسماندگان کیلئے
اجر جزیل عطا فرمائے فقط محمد حسین مددگار محمد مال ۴-۱۱-۲۱ ف

جن حضرات نے سید محمد عمر صاحب قبلہ مرحوم کے اوصاف حمیدہ بیان کیے ہیں اور جو تحریر مولوی محمد حسین صاحب مددگار رحمتہ مال نے اس کتاب میں تحریر فرمائی ہے اس سے محکم کیا لکھیہ حرفاً حقائقاً اتفاق نہیں ہے فقط سید ضیاء الحسن میری کیا مجال ہے کہ تحریرات مندرجہ بالا سے کسی قسم کا اختلاف کروں لیکن اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہوں کہ حضرت مرحوم کے پیامندوں کا وہی کارساز ہو جائے فقط محمد غوث سعید کان اللہ مددگار پیر الویٹ سکرٹری سرکار کا جن حضرات نے حضرت علیہ الرحمہ کی شان میں اظہار عقیدت فرمایا ہے اُس کے وہ چند میرے قلب میں حضرت مدوح کی عظمت قائم ہے جس کے اظہار میں زبان گنگ اور قلم قاصر ہے۔ الغرض تحریرات مندرجہ ہذا سے مجھ کو بھی حرفاً حرف لفظاً لفظاً بکلی اتفاق ہے بس فقط محمد عبد الجبار جعفر دار و نقاد اللہ اعلم حضرت مولانا مولوی سید عمر صاحب قبلہ جو ایک بڑے پایہ کے بزرگ تھے اُن کی تعریف یا اُن کے نسبت کچھ لکھنا چھوٹا سمجھ بڑی بات کا مصداق ہے کیونکہ حضرت مرحوم سے تمام حیدر آباد تو کیا بلکہ قریب قریب ہندوستان واقف تھا حضرت کے وعظ کی اس زمانہ کو سخت ضرورت تھی اور ہے۔ سخت سے سخت دل والا آدمی ہی سُکر رو دیتا صرف روتا ہی نہیں بلکہ اُس کی پابندی کرنیکی کوشش کرتا تھا نہایت ہارمی بدبختی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ نفس نفیس مسلمانوں کو حضرت کی ضرورت تھی حضرت نے انتقال فرمایا جس کے سبب حیدر آباد کا ہی نہیں بلکہ میرے خیال میں تمام ہندوستان کا نقصان عظیم ہوا۔ حضرت مرحوم اس شہر کے پورے پورے مصداق تھے خاصانِ خدا خدا نیا شند ہے لیکن زخدا جدا نیا شند ہے حضرت کا میں یہی معتقد تھا اکثر مجلس وعظ میں شریک رہنے کا مجھے

موقع ملا ہے رمضان المبارک کے مجالس وعظ مکہ مسجد میں ہر جمعہ کو بڑی دہرم سے منعقد ہوا کرتی تھیں۔ اس سال حضرت مرحوم کی عدم موجودگی ہمیں ستا رہی تھی۔ حضرت مرحوم نے جو رفاہ عام کے کام کیے ہیں اُن کا ذکر کرنے کے لیے ایک بڑی کتاب چاہیے بلکہ اُن سے واقف ہے بہر حال مجھے اُمید ہے کہ ہماری قدردان گورنمنٹ جن سے حضرت مرحوم کے اوصاف پوشیدہ نہیں ہیں حضرت مرحوم کے صاحبزادوں کے لیے تعلیمی وظائف مقرر کر کے انہیں حضرت مرحوم کا جانشین بنانے کی کوشش فرمائے گی اور اخراجات عموماً وہی مقرر ہوں گے فقط ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ ہجری سید محمود علی اسے ڈی ایس ایف حضرت سید عمر صاحب کیا تھے اس زمانہ کے عمر تھے کیا حیدر آباد میں اس کی کوئی نظیر ہے کسی نے بازاروں میں پھر کر اس بات کی کوشش کی ہو کہ جمعہ کے روز دکان بند ہوں اب بھی جو جمعہ کے روز صدا دکان بند پائے جاتے ہیں اُن کی زبردست قوت کا جیتا جاگتا عل ہے دیکھو انکی حکومت اُن کے بعد بھی قائم ہے۔ سچ ہے تو ہم گردن از حکم داور پیچ و کہ گردن نہ پیچہ نہ حکم تو پیچ۔ وہ خدا کے تھے خدائی انکی تھی مجھے یقین ہے کہ حضرت مدوح کا یہ قائم کردہ طرز عمل تا قیام قیامت یادگار رہے گا۔ فانوس بنکے آپ حفاظت ہو اگر ہے وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے، ہزار ہا نفوس آپ کے مداح ہیں میرا زیادہ خامہ فرساختے طوالت ہے۔ فیاض سرکار عالم و مردم شناس ناظم صاحب اور نہ ہی سے یقین ہے کہ بہت جلد بغرض عموماً وہی کچھ معاش مقرر ہوگی اور اس غرض سے کہ ہزار ہا مردین کی سہولتی حسبِ استطاعت دینی قائم رکھی جاسکے۔ بغرض تعلیم صاحبزادگان مناسب وظائف تعلیمی مقرر ہوں گے فقط محمد عبدالغفار کان اللہ تعالیٰ دقتہ مدد مجاہدی۔

حضرت سیدنا مولانا جناب سید شاہ عمر علی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ الغیر
 کی ذات مبارک مصلح ظاہری و معنوی نفوس قوم تھی اس اجمال کی تفصیل یہ
 ہے کہ آپ کے مواعظ حسنہ کو بغیر وعظین پہونچ کر جس کسی نے سنا آپ کی طرف
 پہنچ گیا گویا جذب مقناطیسی تھا کہ اپنا کام کر گیا اور حتی الامکان اخلاق حسنہ کو
 اختیار کیا اور محرمات سے اجتناب اور اوامر و نواہی میں ایک حد تک ضبط
 پیدا کر لیا یہ حضرت موصوف کے کامل الصفات ہونے کی دلیل ہیں ہے کہ جو
 مستعد قلوب تھے اُن پر پورا اثر پڑتا تھا اور وہ بہرور ہو جاتے تھے غرض
 حضرت مرحوم و میرور کے محاسن اخلاق و مکارم اشفاق جو قوم پر مبذول
 تھے اور جس سے قوم متاثر تھی اُس کی پوری صراحت اس محل میں نہیں ہو سکتی
 اس کے لیے ایک مطول تحریر کی ضرورت ہے جو کتاب کی صورت میں لائی
 جائے جب حضرت کا وجود دیا وجود قوم کی خدمت اور اُن کی جسمانی و روحانی
 اصلاح میں کار آمد تھا اور قوم مستفیض ہوتی تھی تو اب اُس کا نعم البدل ملنے
 کے لیے قوم کی آنکھیں ترس رہی ہیں بظاہر حضرت خلف اکبر سید بادشاہ صاحب
 قادری ایک ہونہار نو نہال ہیں جو اس وقت اس مسند جلیلہ پر جلوہ افروز
 ہیں اور قوم کو امید ہے کہ یہ نو بادہ سعادت اپنے وقت پر معارف و احکام
 کے انمار سے پھلیگا کہ افراد قوم اُس سے نہایت شیرین کام اور روحانی
 لذات سے متلذذ و مسرور ہوں گے مگر اس نو نہال چہستان سعادت
 کی پرورش و نگہداشت ہونی چاہیے کہ تا آئندہ جلکہ اپنا جلوہ بھی دکھائیے
 بظاہر سوائے سرکار کے سرپرستی کے قوم کی امیدیں چنانکہ باید پوری ہوں
 کلام ہے لہذا سرکار سے امید ہے کہ اس نو بادہ سعادت کی پرورش جس کسی

ذریعہ سے مناسب معلوم ہو فرمائی جائیگی اور قوم سرکار کے حق میں ہمیشہ کے لیے دست بدعا رہیگی فقط عبدالغفر زیر عفی عنہ منتظم دفتر صدر محاسب سرکار عالی حضرت مدوح کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ و فیضان کثیرہ اس قرطاس میں اور حضرات نے جو بیان فرمایا ہے وہ ہزار میں سے ایک ہے اسکی تفصیل موجب تطویل ہے۔ مگر حضرت موصوف نے خلق کی جو خدمت کئی اور ہزار ہا بندگان خدا کی اصلاح حال جو آپ نے فرمائی ہے اور جو فیض اہل ملک کو پہنچایا ہے اگر اُس کے لحاظ سے سرکار عالی۔ اُن کے یتیم و یتیم و فرزند و کافرانہ و درملے تو ثواب کثیر کے علاوہ سلطنت کیلئے بہت ہی خیر و برکت کیلئے خاکسار محی الدین احمد منتظم پیشی وزیر عدالت و امور عامہ و غیر جنگ طیفہ یا بل

بسمِ اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد و نعت ضامراً باب البصائر پر مخفی نہ رہے کہ حقیقت پیر جوان سیدالتادات شیخ اشيوخ اختصار و ولید عالم باعمل مولانا حاجی زائر حافظ قاری واعظ حضرت سید شاہ عمر صاحب قادری چشتی جنبلی حیدر آبادی روحی فلاں۔ قدس اللہ سرہ الغفری رضی اللہ عنہ وارضاه عنہ۔ متراض انسان خلق مجسم مجمع برکات انسان کامل نے انگریزی خوان نوجوان لندن و علیگڑھ و فتنہ ذکرری یافتہ آزاد خیال و نیکو صاحب صوم و صلوا و پابند تہجد و رشتہ بنا دیا بہت سے کمال خانے دیران اور مسجدیں آباد کر دیا الشبَابُ شُجَاعٌ مِنَ الْجُنُونِ نوجوان مریدین کے جیوانی جذبات کو ٹھنڈا کر کے انھیں جوانی و یوانی میں موقوف اہل ان تموا ان کے نفوس کو مرنیکے اول مار کر پیرانہ سال بنا دیا ہر ملاد و امصاریں آپکے و خط

پُر اثر کا نتیجہ یہہ دیکھا گیا کہ صد ہا نہیں بلکہ ہزار ہا انسانوں کو وقتی و دائمی
 خیر النہاد التقویٰ کا مصداق بنا دیا آپ کا وجود نعمتات سے تھا آپ کا ہر
 رحمت الہی تعالیٰ شانہ اور نعمت غیر مترقبہ تھے آپ کی نیک چلنی آپ کی امانت آپ کی دینیت
 آپ کی بیحد ریاضت آپ کا زہد و تقویٰ آپ کا قہر آپ کا تبحر علمی آپ کی بیحد
 خدمت اسلام آپ کی سچی و دلی محبت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر
 نظر نہیں آتا یہ چشم دید واقعہ ہے کہ نامی و گرامی علماء و اعراف و حجاز آپ کی بیعت
 اور طریقت کی جامعیت پر سر تسلیم خم و دستِ ادب بہم کیے آپ کی تعریف کرتے
 الفاظ نہیں ملتے ہیں جھوٹا منہ بڑی بات ہے ۵ چہ بود متاع خسر و کہ کند تبار
 جاناں ۶ مگسے چہ طعمہ دار و بد بان باز کردن ۷ اے گل ز تو خور سدم تو
 بوئے کسے داری ۸ ۵ بکشالب از ان حدیث شیرین ۹ کلام دل با پر از فکر کن ۱۰
 مشے نمونہ از خروارے آپ کے تصانیف کے بارگاہِ پارے تفسیر قادری
 کشف القلوب و رہبر طریقت وغیرہ آپ کے حال اور قال کے دو گواہ کافی
 ہیں ۱۱ ۵ حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ۱۲ روئے گل سیرندیدیم بہار آخر شد
 بوئے گل تو گئی اپنی سبکداری سے ۱۳ ہم گنہگار اٹھینگے بڑی دشواری سے
 و اے صد و اے کیا واقعہ جان گداز و جگر خراش لکھوں کہ دل پاش پاش ہوا
 جاتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے آنکھوں کے سامنے اندھیرا بھگا گیا اور کچھ ایسی
 ہوا بندھی کہ غنچہٴ دل مرجھا گیا ہر ہنسی کیا ہوا اکملی یہ چشم پیا ہوا کہ قفس تن سے
 مرغِ روح کو آزاد می ہے ہر اسرہ نظر نقشہٴ بربادی ہے طائر جو اس پر ہوا
 عقل کا نام غنا ہے باجرائے ہوش ربا کا ند کو رہے قلم و زبان قاصر و مجبور

صد ہزار افسوس ایسے برگزیدہ عالم یگانہ اور فاضل زمانہ کو بھی لعنہ کے کل نفس
 ذائقۃ الموت قضا کے پنجہ سے نجات نہ ملی کہ کیسا سانحہ عظیم پیش آیا کہ ہادی
 امت رسول مقبول دنیا سے اٹھ گیا وعظمت حسنہ کا مہر خالی ہو گیا حضرت مدوح
 فیض عام تھا آپ کے لیے تو یہ سفر آخرت نقل مقام تھا جس غرض سے آئے تھے
 اُس کی تکمیل کر گئے اس جہان گزران سے اٹھ کر اعلیٰ علیین میں پہنچ گئے اور
 اپنے ناما رسول کی خدمت مبارک میں حاضر ہو گئے ۵ و احسن تارک رشتہ
 عمر گسستہ شدہ پشت اجل زبا رصیبت شکستہ شدہ آسودہ نیم دم
 از سوختن جو شمع ڈگوا برائے سوختنم آفریدہ اند ۵ جلا جلا کے مجھے شمع سا
 تمام کیا ۵ فراق یار سے مارا اجل کا نام کیا ۵ اے سرزمین قادریہ جن تو بھی کیا
 خوش قسمت ہے کہ ایسے برگزیدہ پیر کامل اور دشمن ضمیر کو اپنے آغوش میں
 چھپا لیا اب تجھ سے ہو محبت ہے کہ ہمارا پیارا آدمی محمد الامین کا خاص منظر
 تجھ میں ہے ۵ گریہ زمین دگر دفن کنندم بگو ۵ زبیر زمین رہ کم سر کشم سو
 دوست ۵ تا دامن کفن نہ کشم زیر پائے تو ۵ باور مکن کہ دست زد امان بد
 ۵ جائے من کوئے مغان است چہ زیبا جائست ۵ ہیچ عاقل بھان ترک چنین جان
 ۵ خوش وقتی از ان کہ در بہشتی ۵ مارا بھزار غم بہشتی ۵ یا سیدی سوئے مانظر کن
 بر حال زبون مانظر کن ۵ بر نالہ وآہ و زاری ما ۵ بر بیکسی و تزاری ما ۵ افسوس
 کہ ناخداے گشتی ۵ در موج فنا گزشت کشتی ۵ دست تو گرفتہ ایم شبا ۵ در دم خواب
 و دست گیر شبا ۵ مسافرے نہ رسد از عدم کرا پر ہم ۵ کہ پیر حیرت کجا برد
 نوجوان مرا ۵ می سوزم و دوست را خیریت ۵ می نالم و نالہ را افرینیت
 ۵ دلم را سوخت و این شعلہ تاب آہستہ آہستہ ۵ کند چون صید را آتش کیا آہستہ آہستہ

۵ در آرزوئے وصل تو اے مایہ حیات، ہر سو بھج کر دویدم گریستم
 گو آپ غیور طبیعت یہ چشم قانع مستغنی المزاج تھے فقر و فاقہ آپ کے خاندان کا
 خاصہ تھا جبکہ آپ اہل ملک کے نفع رسانی میں اپنی عمر عزیز و گران مایہ وقف
 کر دئے تھے جس طرح کہ متعدد تحریرات بالاسے بخوبی ثابت ہے ہل جلاء
 الاحسان لا الاحسان والی ملک پر واجب ہے کہ آپ کے صغیرین
 عزیز الوجود و درغیب و در شہود یتیم و یتیم و یتیم ہوں نہاں صاحبزادگان کے لیے کو کافی
 وظیفہ مقرر ہو سکے **ثُمَّ يَرْحَمُ إِلَى اضْلِهِ تَاكَ الْوَلَدِ سِتِي لَابِيَه**
 کے مصداق بنین اور آئندہ آنے والوں کیلئے نفع پہنچے روزانہ عود و گل
 اور سالانہ عرس شریف کیلئے بھی مثل دیگر اعراس معمول معین ہو جائے ریت
 کیلئے موجب مزید خیر و برکت تصور ہے **وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ بِالْخَيْرِ اِنَّ اللّٰهَ**
لَا يَضِيْعُ اَجَلَ الْحَسَنِينَ اِنَّ رَحْمَتَهُ اللّٰهُ قَرِيبٌ مِّنَ الْحَسَنِينَ وَ
اَخْرَجُوْنَا اِنَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْفَاتِحَةِ كَيْمُ جَبَلِ رَبِّكَ
 خادم الفقرا بندہ ناجیز محمد عبدالعزیز قادری زاویہ نشین اعظم مدظلہ العالی



قادری

مجھ کو میرے معزز و باخدا پیر بھائی مولوی محمد عبدالعزیز قادری
 کی تحریر سے پورا اتفاق ہے اور میں صاحب موصوف کا پورا ہمنوا ہوں
 محمد علی مقدمستان جلیول۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مشہور ہے کہ یوسف علی نبینا علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی خریدی کو کوئی بڑھیا بھی ایک تاکہ کاٹنا لیکر گئی اور خریداران
 یوسف علیہ السلام میں اپنا شمار کر لی۔ حالانکہ مشک و عنبر کے ہوزن آپ فرشتہ

خزان شاہی۔ آپ کی قیمت کیلئے ناکافی ہوئے۔ ۵ زنان مصر بہنگام جلوہ
یوسف نہ روئے بچو دی از دست خویش ببردند بدمقرر است کہ دل پارہ
پارہ میگردند بدم اگر جمال تو اے دل نواز میدیدند بدم بچمیر ز کو بھی اپنے یوسف کے
اظهار کیفیت میں قلم فرسائی کا خط سوچا ہے۔ ۵ اندری تیری کیر بانی نہ ہے
مور کو دعویٰ خدائی نہ لادیب فیہ یہہ جہل مرکب ہے جبکہ علمائے کرام اور
مشائخ عظام عالیجناب فضیلت آب تقدس استساب سیدی وسندی رحمۃ اللہ
علیہ کی چنانکہ باید تعریف و توصیف میں اپنا عجز ظاہر فرما چکے ہیں تو پھر نہ تاوان
کس شمار میں۔ بیشک میرا یہ خیال خام اُس بڑھیا کے مذکور کے تانے سے بھی
بدرجہ پاکتر ہے۔ گواہ میدان میں یہ اقامت بلید مجنون کا پتا ہے۔ مگر مختصر عرض
کرنے مجبور ہوں کیونکہ جس نے محسن مجاذی کا اظہار احسان نہ کیا وہ محسن
حقیقی کا اظہار احسان بھی نہیں کر سکے گا یہہ امر محتاج بیان نہیں کہ موت اور
زندگی۔ عدم و وجود جہلی دامن کا ساتھ ہے۔ لیکن اس علم کے باوجود بھی ہم غفلت
کی چادر اوڑھی ہوئی مست سو رہے ہیں دنیا اپنے مناظر عبرت کے پیش کرنے میں
ہر وقت مشغول ہے۔ فنا اور موت کی تاثیرات ہر لمحہ جاری ہیں لیکن ہم غفلت
ہمارے کا فون سے نہیں نکلتی ہے تاہم انھیں موتوں میں سے بعض ایسے
بھی موتیں ہیں جو ہم جیسے مدہوشوں کو خواب خرگوش سے جو لگا دیتی ہیں۔ اور
جن سے ہزار بائچ سو افراد متاثر نہیں ہوتے بلکہ ہر بلاد و امصار کے ذی علم و جاہ
میں صف قائم ہو جاتی ہے۔ سناٹا چھا جاتا ہے۔ ۵ سرگرم نالہ اگر تابش نیدن
داری پسینہ بشگافم اگر طاقت ویدن داری نہ ۵ ہزار بار لبویم زبان ز رشک کا۔

ہنوز نام تو گفتن کمال ہے ادبی ست۔ کاشف علوم ربانی معدن فیوض یزدانی
 حضرت علیہ الرحمہ کی وفات بھی اسی قسم کی ایک موت ہے جو ہزار جانوں پر بھاری
 وہ کوئی انفرادی سانحہ اور شخصی واقعہ نہیں۔ بلکہ ایسا عالمگیر حادثہ ہے جسکا احسا
 ہر فرد بشر کے لیے ناگزیر ہے ہر کہ وہ آپ کے وفات پر اشک حسرت بہاتا ہو
 حضرت علیہ الرحمہ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ سے نہ صرف مریدین
 ہی بہرور ہونے تھے بلکہ بنی نوع انسان حلقہ بگوش تھے آپ کا وجود باوجود
 باعث خیر و برکت تھا۔ آپ کے بعد اخلاق آپ کی منانت آپ کی فیاضی آپ کی
 سیمٹھی آپ کا تحمل و برداشت آپ کی منکسر مزاجی اور آپ کا طرز عمل بنی نوع
 انسان کیلئے ہر دلغزینہ اور مخلوق عالم کے دلون کو مسخر کرنے کا ایک بہترین
 جوہر اور لائق تقلید نمونہ تھا۔ آپ بہت بڑے ادیب و فطرس تھے خدا تعالیٰ
 آپ کے صاحبزادوں کو بھی ویسی ہی عام قبولیت اور ہر دلغزینی کی توسیق
 عطا۔ اور ہمکو بھی سکون و صبر نصیب اور آپ کے ساتھ بخشنور فرمائے آئیں
 گو بظاہر ہماری آنکھوں سے آپ غائب ہیں مگر آپ کے کارنامے سالہائے سال
 تک باقی رہیں گے دنیا میں ہے جس کا نام زندہ لا یریب وہ ہے مدام
 اور آپ کی یاد ہر وقت ہمارے دلوں میں تازہ اور ہم کو نیم بسمل کرتی رہے گی
 اور آپ حیات البنی اول الفکر و آخر العمل کے دربار خاص میں تا ابد زندہ رہیں گے
 آپ صرف مریدین و معتقدین ہی سے بفرما ہی رقم چندہ جو زمانہ شدت مرض
 طاعون بین اموات بکثرت ہوا کرتی تھیں عموماً تجھیز و تکفین کا انتظام فرمایا اور
 جنازے متعدد تیار حسب ضرورت جا بجا ارسال فرمائے ایام قحط میں لنگر قائم کر

غیا و مساکین کو کھچڑی اور روٹی تقیم فرمایا کئے۔ بہتوں کو ایسا دیا کہ کسی کے کان کان تک خبر نہین ہوئی۔ بفرامی جلد و اضحیہ غریبا کیلئے قرض حسنہ کا دروازہ کھول دیا اور ہر ماہ بارہ مہینہ تاریخ نیاز ختمی باب خلاصہ موجودات ابوالارواح علیہ والہ افضل التلیمات والتحیات کر کے سیکڑون غریبا کی شکم پوری فرمایا کیئے راحت و آسائش چین و آرام اور مسرت کو اپنے لیے آئندہ آئیوالے عالم پر محمول کر کے یہاں انواع و اقسام کی ریاضتیں کین قائم لیل اور صایم اللہ ہر تھکے کوئی نماز آپ کی قضا نہین ہوئی حتیٰ شب مرض الموت میں دو مرتبہ نماز تہجد بھی آخری ادا فرمالیا عالم استغراق میں بھی نہایت طینت اور استقلال سے تادم و اسپین پاس انفاس کا عمل جاری رکھا ابھی ملک آپ کی ذات ستودہ صفات سے بڑی بڑی توقعات رکھتا تھا سیکڑون کفار کو مسلمان صاحب ایمان۔ اور صد ہا مردہ دلون کو زندہ کورٹھو منور اور نہراہا کو اللہ اللہ بر لگایا۔ اور بھی سیکڑون اسید میں کین کے آپ کے عزیز الوجود دم کے ساتھ والبتہ تہین تمام بہ پانی پہر گیا جیہات ۱۴ ماہ صفر ۱۳۸۵ ہجری یوم جمعہ عین وقت نماز صبح آپ کے حیات استعار و دم ناپا کنار کا ستارہ غروب ہو گیا یعنی اس دار فانی سے طرف بقائے جاودانی (رفیق اعلیٰ) کے ارتحال و انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فاعتبرو یا اولی الابصار۔ گریار نہ ہو ساقی بیما نہ ہوا تو کیا یہ معمور شہر لبون سے بیخا نہ ہوا تو کیا جب درد نہ ہو دل میں کیا عشق خستہ دیو سے نہ کہنے کو پہلا کوئی دیوانہ ہوا تو کیا یہ اگر چہ کہ شدت مرض طاعون کی وجہ روزانہ سیکڑون اموات اور نہراہا کے

فراری کی تعداد تھی اور تقریباً شہر خالی معد و کچند نفوس رہ گئے تھے
 باوصف اُس کے آپ کی نماز جنازہ میں کئی ہزار لوگ مثل آخری جمعہ رمضان
 ہجوم رہا۔ عجب نہیں کہ بشکل انسان آسمان سے ملائکہ اُتر پڑے ہوں
 مکہ مسجد سے آپ کی قبر شریف واقع قادریہ چین تک بے حساب لوگوں کی
 کثرت رہی۔ اور باوجود وہو پوں کا سخت موسم رہنے کے ابر رحمت نمودار
 اور خفیف تر شمع ظاہر ہوئی۔ وہ خوبصورت متوالی آنکھیں جن سے محبت
 اور کمال شفقت کے پہول برسا یا کرتے تھے۔ خوش زبان شیریں بیان
 عذیب لسان شکر مقال؛ آنکھ از حُسن عمل آورد دل ہار لچنگ بڑ اور
 اپنی کشادہ پیشانی بلند بینی گندم رنگ گھنگروالے بال پاکیزہ و خندان۔ چہرہ مبارک مثل مال
 عید سعید ویدر چہار دہم کے تاباں و درخشاں تازہ زندگی بھولا نہ جا پے گا
 رباعی۔ در خواب ہمیشہ یا خیال تو خوشم؛ و در بیدارم بہ خط و خال تو خوشم
 القصہ چہ در خواب چہ در بیداری؛ و اے مردم دیدہ با جمال تو خوشم
 قرب روحانی اگر بہت میان من و دوست؛ چہ تفاوت کند اربعد
 مکانی باشند۔ غم نہیں اے جاں اگر ظاہر میں فرقت ہے مجھ پر
 دیدہ باطن سے نظارہ کفایت ہے مجھے؛ سچ مثل ہے دل کو دل سے
 راہ ہے؛ و راز دل سے کب زبان آگاہ ہے؛ آپکے سبب خوشی و اقارب و
 اعزہ برائے نام موجود ہیں لیکن کچھ نہیں کر سکتے۔ اور وہ وہ فیق جانِ ثناء
 خدام جو کڑے سے کڑے وقت میں بھی آپ کے ساتھ رہ کر جن کی ابرو و
 پر بل نہیں پڑتے تھے جہاں آپ کا پسینہ کا بوند ہو کر اے اپنا خون تک

بہا دینے کو مستعد اور تیار رہا کرتے تھے اسوقت شبیانہ روز فرار نہ لھیکے
 اطراف و اکناف نالان و گریان بے بس پڑے ہیں ۵ مراد دلیت
 اندر دل اگر گویم زباں سوز دہ و گردم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوز دہ
 ۵ زباں بوسی درویشان تمنائی کغم گردے پڑ کہ تا کمل بصر سازم برائے دیدن
 مردے اے خدا تو زبردست پادشاہ ہے تمام شاہوں کے قلوب
 تیرے ید قدرت میں ہیں ہمارے اولوالعزم جواں نخت جواں عمر جواں سال
 پادشاہ کرم گستر فیض نظر کے عمر و اقبال اور تقویٰ میں ترقی روز افزونی
 عطا فرما اور حضرت مہدوح کے عرش شریف و خانقاہ نیف کے ضروی
 مصارف کے لیے مثل دیگر اعراس کافی مقدار میں رقم معین و اجرائی کی
 توفیق رفیق نصیب کریمتہ و کرمہ اور اس کے صلہ میں اسکو گناہوں پر
 اپنے عفو کی بھاری نظر ڈال۔ ماعندکم ینفذ و ماعند اللہ باقی
 اہلبیت محمد عبدالعزیز قادر ہے ۵

مرغانِ جین بہر صبا ح خواند ترا با صلا ح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حدیث شریف سے یہ امر ثابت ہے کہ جس بندہ کو خدا تعالیٰ
 ممتاز و برگزیدہ کر لیتا ہے تو فرشتہ کو حکم کرتا ہے کہ فلان بندہ میرا مخلص
 و مقبول ہے عرش معلّٰی کے ملائکہ کو اعلان کر دے جبکہ وہ اعلان کر کے
 عرض کرتا ہے تو پھر حکم کرتا ہے کہ ہفت آسمانوں کے ملائکہ کو بھی اعلان کر
 اس کی تعمیل کے بعد عرض کرتا ہے تو پھر حکم ہوتا ہے کہ ساتون طبقات کے

ملائکوں میں بھی اس امر کی تشہیر کر دی جائے جبکہ اُسکی تعمیل بھی ہو جاتی ہے تو ساتھ ہی لوگ اُس شخص کے گرویدہ و شیفہ ہو جاتے ہیں جبکہ حضرت مہدوح الشان کا ایک عالم مداح و رطب اللسان ہے تو اس سے زیادہ اور کیا دلیل آپ کی مقبولیت اور نختص ہونیکی ہو سکتی ہے آیہ
وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَّشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
 ہ پرستندہ رانی پرستندہ خلق بنہ خدا دوست را دوست دارند خلق ہ
 این سعادت بزور بازو نیست بذاتہ بخشد خداے بخشنده۔

یہ امر بھی حدیث شریف سے ظاہر و باہر ہے کہ ولی کی شناخت کی دلیل میں یہی ہے کہ اُس کی ملاقات میں خدا (یا موت) یاد آئے قرہ باصرہ فوت مردم دیدہ مروت حضرت علیہ الرحمہ کے ملاقات میں نہایت حضور قلب ہوتا تھا غیر اللہ کے خیالات کو سون دور ہو جاتے تھے ہ شنیدہ ام در آفاق نیست ثانی تو پڑ چو دیدست بحقیقت ہزار چند از دست پڑے
 تو آفتابے ومن ذرہ ام بغایت پست پڑ بعید نیست ز خورشید ذرہ پروردگار
 اکثر اوقات ہم کو حضرت علیہ السلام کے وعظ میں حاضر رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے مآشاء اللہ ایک ہفتہ تک ہمارا قلب متاثر رہتا تھا شوق ذوق سے ہم مستفید اور مستفیض ہوتے گئے صد ہا نہیں بلکہ ہزار ہا انسان صراط المستقیم پر پہنچ گئے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت فیض گستر ایک خوش اعتقاد مسلمان پادشاہ ہیں بلحاظ محافظ ایمان و حامی مذہب رہنے کے یقین ہے کہ ایسے نادرا لوجود شیخ کے عرس شریف اور تیم و سیر صاحبزادگان کے تعلیم کا

کافی انتظام مہام فرمائینگے۔ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ الْعَزِيزُ فَقَطْ

انسان محمد عبدالغنی بن محمد عبدالرحمن



۱۳۰۹



۱۳۰۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمداً باری۔ و عوے حمد اور میرا منہ پڑ ہے بڑی بات اور
نعت۔ آب کوثر سے پہلے منہ دہوا ئیں پ نعت کا حرف تب زیا نپر لائیں
اما بعد۔ جوئے ازخردارے و رشخہ از آبشاری احوال صدق مال سلام
خاندان رسالت۔ علاء و دومان ولایت۔ آفتاب پہر علوم شریعت غرار
ماہتاب فلک سلوک طریقت بیضا مفسر ندیہ۔ محدث فقیہہ۔ جامع معقول و
منقول۔ حاوی فروع و اصول بہار بوستان اخلاق مصطفوی نسیم گلستان سبحان
مرتضوی۔ مخمور صہبائے عشق و محبت حضرت سبحان۔ سرشار بادہ عرفان و احسان
پیر و مرشد برحق حضرت مولانا قاری حافظ حاجی مولوی سید عمر صاحب قادری
نسباً و طریقتاً علیہ رحمۃ اللہ الملائک الباری۔ عرض کر کے زبان تسلیم
و قلم زبان کو مشکور کرتا ہوں اور بتایہ غلبی حسب حال اشعار ابدار مولانا ی
معنوی عارف رومی قدس سرہ کے اس وقت یاد آگئے پڑھتا ہوں ۵
بر نویس احوال پیر راہ داں پیر راگزین و عین راہ داں پڑ بس تقرب پڑ
اوسوئے الہ پڑ طالبان راحی برد تابدیش گاہ۔ حضرت مرحوم کسی اور ملک و
ویار کے نہیں بلکہ اسی سمرقین دکن معدن التواع جو دوشن کے قدیم باشندے
ہیں یہیں آپ کا نشو و نما ہوا یہیں آپ نے جمیع علوم ظاہر و باطن میں ہیں الاقران

سبقت حاصل کی اور اس قدر آپ کے فضل و کمال کا شہرہ ہوا سفر حضرتین دوست دشمن اپنا پلایا
 وضع و شریف برنا و پیر آپ کی علو شان و وقعت مکان کا مقر اور ایک عالم آگہ
 تصانیف و وعظ و بند سے متاثر ہوا حضرت کے وعظ و ہدایت عام کی برکت
 سے ہزار ہا مخلوق راہ راست پر آگئی روزِ یثاق کے عہدِ السَّئِیَةِ بِرَبِّکُمْ وَقَالَ
 بَلٰی اَکُوْهُ لَکُمْ اِذَا رَکِبْتُمْ اِلَیْہِ فَاِذَا نَزَلْتُمْ مِنْہِ فَاِذَا رَکِبْتُمْ اِلَیْہِ فَاِذَا نَزَلْتُمْ مِنْہِ
 صدی میں باریاب کرا کے خلعت وصال سے مشرف کیا شعبہ و خوبان
 سزد کہ برورت آیند جملگی ؛ وانگاہ خاکپائے تو بوسند یک بیک مخفی نہ رہے
 کہ آپ کا وعظ صرف مولویانہ ہی نہ تھا بلکہ عین صوفیانہ و عاشقانہ تھا۔ حافظ
 ہر آنکہ عشق نور زید و وصل خواست : اِحْرَامُ طُوفِ کَبِیْہِ دِلِ بے وضو سبت
 ہر چند کہ آپ بھجوائے مضمون رشادت شحون تَلٰکُمُ النَّاسُ عَلٰی فَلَاحِ
 عُقُوْلُہُمْ نہایت وضاحت و غایت فصاحت سے حسب موقع و ضرورت
 اول مسائل شرعیہ بیان فرماتے اُس کے ماخذ کو کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیان کرتے بعد ازاں حکم اسرارِ اختلاف
 آراء حضرت ائمہ مجتہدین فقہارِ جمہم اللہ کو بہ تفصیل واضح فرما کر ہر ایک مذہب
 کی تائید کرتے پھر قتال سے حال کی طرف رجوع فرما کر رموز و حقائق کا افادہ
 کر کے سامعین کو اگلے بزرگانِ دین قدس اللہ اسرارہم کے فیوضِ صحبت و
 ہرکات و عطا از سر نو یاد دلاتے اکثر اوقات آپ کے وعظ میں کثرتِ شوق و ذوق
 سے عشاق کے نالہ و فریاد کی صدائیں بلند ہوتیں اور جذباتِ الہی سے مسکین
 برحالت و جد طاری ہوتی اکثر بیہوش ہو جاتے اور خود بھی عالمِ مستغرق و محویت

ڈوب جاتے منصفانِ خدا شناس حضرات کی زبان پر دعائے کَ تَوَاللّٰہُ
 اُمّتاً لَکُم جاری ہو جاتا ایک وقت کسی مالکِ تَقِیْمِ الاحوال نے یہ حالت
 مشاہدہ کر کے بر محلِ آپ کو یہ شعر کسی بزرگ کا سنایا ۵ اَللّٰہُ ہِمْنِ عَشَق کی پہولی
 ہوئی چالیں ۶ ظالم تیری رفتار نے سب یاد دلا دیں۔ ایسے اثر و سوز دگر از کا
 قلوب قاسیہ میں پیدا ہونا بجز واصلِ فانی فی اللّٰہ و باقی باللّٰہ کے زاہد خشک سے
 نہیں ہو سکتا چنانچہ اشتہادِ کیلئے تینا و تیر کا عرض کرتا ہوں کہ جناب سید الاولیاء
 سندِ الاصفیاء قطب الاقطاب غوث الثقلین حضرت محبوبِ سبحانی سیدی سید شیخ
 عبدالقادر الجیلانی رضی اللّٰہ عنہ نے باوجودیکہ خود مرجعِ علمائے ظاہر و باطن
 تھے اپنے تحت جگر حضرت سَیِّدُ سَیْفُ الدِّیْنِ عَبْدِ الْوہَّاب کو
 تحصیلِ علم کے واسطے ملکِ خراسان بھیج دیا صاحبِ زادے سالہائے دراز تک مشغول
 تحصیلِ انواع و اقسامِ علوم رہ کر مرجعِ فضلاء دہر و شہرہ آفاق ہو کر خدمتِ اقدس
 میں پہونچے حضرت ولایتِ پناہ کی عادت تھی کہ ہر جمعہ کو وعظ فرماتے سامعینِ علاؤ
 ساکنینِ شہر بغداد کے دور و دراز کے رہنے والے بھی شوق و اشتیاقِ بیحد سے
 حاضر ہوتے شہر کی کوئی مسجد یا خانقاہ اتنی وسیع نہ تھی کہ اتنے اشخاص اُس میں
 سما سکیں کیونکہ لاکھوں آدمی ہوتے ناچار حضرت کا نمبر شریف بیرونِ شہر صحرا
 وسیع میں رکھا جاتا قطعِ نظر انسان کے جنات کو ہ قاف کے برے سے حاضر ہوتے
 اور ہوا میں معلق رہتے اور لیس اوقات سرکارِ ابد قرار دو عالم صلی اللّٰہ علیہ و
 آلہ وسلم یہ نفس نفیس مع اصحاب و اہلبیت کے رونق افروز مجلس شریف ہوئے
 حضرت کی کرامت سے دور بیٹھنے والے بھی ویسا ہی سنتے جیسا کہ نزدیک والے

اور حضرت کے وعظ شریف میں ہمیشہ چند عاشقانِ معشوقِ حقیقی و محبوبِ ربّی کا
 غایت شوق سے وصال ہوتا اور جنازے نکلتے اور شورِ نالہ و بکا سے مجلس
 شریف نمونہ ہنگامہ محشر ہو جاتی صاحبزادے کو بھی اپنے علوم پر ناز تھا اجازت
 چاہی حضرت نے اجازت دی حضرت کی موجودگی میں انھوں نے بڑے زور
 و شور سے وعظ کرنا شروع کیا اور نکات و دقائقِ علومِ معقول و منقول بیان
 کیے لیکن بایں ہمہ برخلاف اُن کی امید کے حاضرین کو وحشت ہوئی اور گنا
 گئے نہ کسی کو رقت و گریہ ہوا نہ کسی پر وجد و حالت طاری ہوئی بلکہ حضرت ولایت
 پناہ کی طرف سب کی نگاہیں بندھ گئی آخر بالاحاج و زاری فریاد کی کہ آپ بیان
 فرمائے اور ہمارے دلوں سے زنگِ قساوت کو مٹائے ناچار صاحبزادے خاموش
 ہو گئے اور حضرت نے وعظ شروع کرنے سے پیشتر ارشاد فرمایا کہ میں نے کل
 روزہ رکھا تھا اُمِّ یحییٰ یعنی اُن کی والدہ نے انڈے تلے اور برتن میں
 رکھ کر کسی بلند جگہ میں دھردے ناگاہ بلی جھپٹی اور برتن توڑا اور انڈے کھا گئے
 حضرت کا یہ فرمانا ہی تھا کہ مجلس میں قیامتِ کبریٰ برپا ہو گئی اور شورِ آہ و بکا
 گنبدِ فلکِ اخضر کانپ اٹھا آسمان وزمین میں شعلہ ہائے عشق آہی بھڑک
 اٹھے مجلس شریف میں بعض نے جان دی اور رفیقِ اعلیٰ سے واصل ہوئے
 بعض نیچان و گھمیل رہے حضرت شاہ ابوالعالی قدس سرہ نے حضرت ولایت پناہ
 کی شان میں کیا خوب فرمایا ہے اور کس خوبی سے مضمونِ قدمی ہذا
 عَلٰی رَقَبَتِہٖ کُلِّ وَلِیٍّ لِلّٰہِ کُوْنَا یَہٗ ادا کیا ہے ملاحظہ فرمائے اُن ترک
 عجم چون زئے حسن طرب کرد و بر پشتِ سمن آئندہ و صیدِ خوب کرد و چون کاکل کا

بر انداخت ز مستی پُ غارت گری کوفہ و بلنداد و حلب کرد پُ خوبان کہ بخوبی چو
گل و لاله نمودند پُ نازاں ہمہ را زیرِ قدم کرد عجب کرد پُ داری خبرے اے بہ
جیلی کہ معالی پُ در یاد تو القادس قادیان شبہ شب کرد۔ **سبحان اللہ** میں
کہاں سے کہاں چلا گیا حضرت کے ذکرِ مبارک نے ایسا مدہوش کر دیا کہ خبر ہی
نہ رہی ۵ سن از خوبی آں ساتی چنان مست پُ نیدائش کہ در مجلس چہا بود
الغرض صاحبزادہ عالی تبار کو بھی روتے روتے ہچکیاں لگ گئیں جب ذرا
سنبھلے تو غور کرنے لگے کہ آخر کیا سبب ہے تمام لوگوں کا اور میرا یہ حال کیوں
ہوا۔ حضرت نے تسلی و تشفی دی اور فرمایا اے ولید اس میں شک نہیں تم
بڑے عالم و فاضل ہو مگر اس سے کیا ہو گا بجز نقصان کے فائدہ کچھ تصور نہیں تاؤ
جو بیان کرتے ہو وہ خود تمہاری حالت نہ ہو جناب باری عز اسمہ فرماتا ہے
لَمَّا تَقُولُونَ مَلَا تَفْعَلُونَ كَبُؤْمَقْنَا عِنْدَ اللَّهِ اِنَّ تَقُولُوا مَلَا
تَفْعَلُونَ خود عامل و باندہ نہ ہونا غیرون کو وعظ و نصیحت کرنا باعثِ قساوت
قلبی و سببِ اشتعالِ آتشِ غضبِ الہی ہے اب تصفیۂ نفس و تزکیہ قلب و روح
کرو اور ملکہ روحانیت کو بڑھاؤ زمرہ علمائے ربانین میں شامل ہو جاؤ ۵
روبر و رول بنشین کاں دلبر خرگاہی پُ وقت سحرے آید یا نیم شبے باشند میں نے
کوئی آیت و حدیث نہیں پڑھی کوئی درد انگیز قصہ بیان نہیں کیا جس کی بدولت
دلون میں یہ شورش پیدا ہوئی ہو بلکہ انڈے اور بلی کا قصہ اپنے گہر کا بیان کیا
جو نہ کہ بین سہل پا آتش عشق ہوں جو چنگاری محمد سے جھڑپے کی ضرور بالضرور وہ
دوسرے کو جلا کر ہنگی ۵ سخن کزدل بروں آید بلہا و دروں آید پُ ہنہا زبانی جلا کر ہنگی

انتھی ذکر الشریف۔ اس تبرک نقل سے ثابت ہوا کہ بطفیل اپنے اجداد
 عظام و پیران کرام کے مولاناے مرحوم کی زبان میں اس پایہ کا اثر ہونا دلیل
 یتیم ہے آپ کے مقبول بارگاہ الہی ہونے کی اور اسی سے پتہ چلتا ہے آپ کے
 وسوسہ زد و فی دور نسبت کا آفتاب آمد ولیل آفتاب پڑ کر ویلے بایا زد
 روتاب پڑے فلا یصکم فی الاذہان شیء اذ الختاج الہکم
 الی دلیل۔ افسوس صدہنرا افسوس کہ اس پر آشوب زمانہ میں ایسے شیخِ کامل
 کے فیضِ عام سے عامہ خلق محروم ہو گئی۔ حیف و خیم زون صحبت یا آخر شد
 روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد۔ ہر چند کہ اہل بصیرت و راسخ العقیدت نسبت
 زمانہ سابق کے (یعنی زمانہ حیوۃ غصری کے) اب پیش از پیش آپ کی روح مبارک
 سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے کیونکہ لوازم نفس غصری و علایق
 بدنی کیلئے منقطع ہو گئے اور انسانِ کامل و عارفِ داصل کو یہ سبب بخر دے عالم
 برزخ میں بڑے اختیارات اور قوت ہوتی ہے ہرگز نہیں وہاں کہ دلش زندہ
 شد بعشق و ثبت ست بر جریۃ عالم دوامِ شاں۔ محبوب جس کو موت سمجھتے ہیں
 عرفا کی وہی عینِ حیات ہے الموت حبس فی فصل الحبیب الی الحبیب
 اور یہی نعمتِ عظمیٰ ہے اولیاء اللہ کو موت کسی وہ تو حکم موقوف قبل ان تموتوا
 موت اختیار سے مشرف ہو چکے ہیں کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ان اولیاء اللہ لا یموتون و لکن یمقلون من دار الی دار
 سے دار بقا کی طرف ان کی بدلی ہوتی ہے اور خاصانِ بارگاہ الہی بقضاءِ موت
 موتوا قبل ان تموتوا جب اپنے کو بالکلیہ سپردِ مولیٰ جل ذکرہ کر کے کالبتہ

بَيْنَ يَدَيِ الْغَسَّالِ ہو کر موتِ اختیاری سے مشرف ہوتے ہیں تو دنیا
 کی چند روزہ زندگی بھی اُن کے لیے حیوٰۃِ اخروی کر دی جاتی ہے اگرچہ
 دنیا میں ضروریاتِ سہِ بشری کس قدر لاحق ہوں لیکن حقیقت وہ یہاں
 نہیں ہیں کَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَبَدًا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَقُلُوبُهُمْ فِي الْآخِرَةِ اُنْکَلِبُ
 حال سے یہ مضمون ادا ہوتا ہے۔ من گم شدہ ام مرجو سید ڈازگم شدگان
 سخن گوئید۔ قاصر ظاہر بین کی نظر میں وہ زندہ ہیں امانی الواقع اہل بصیرت
 کے پاس وہ از خود مردہ و بحق زندہ ہیں چنانچہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا مَنْ اَرَادَ يَنْظُرَ
 اِلَى اَهِلِّ بَيْتِي يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَسْطُرْ لِي ابْنُ أَبِي حَفَافَةَ
 زمین پر اگر کسی میت کو چلتی ہوئی کوئی دیکھنا چاہتا ہے تو ابی قحافہ کے فرزند
 (یعنی حضرت ابوبکر صدیق) کو دیکھے جب یہ سلم ہو چکا کہ اولیاء اللہ کو بعد
 وصال کے عالم کون بین تصرف کی قوت بڑھ جاتی ہے اور اون سے
 اور فیوضاتِ نامتناہی صادر ہوتے رہتے ہیں تو اب کسی طرح کا تردد و
 تامل نہ رہا چنانچہ حضرت مولانا ی مرحوم کے وصال کو چند روز ہی گزرے ہیں
 کہ اکثر ارادت مند ان صادق نے آپ کی روحانیت سے فیض پائے اور
 پارہے ہیں کہ یو عالم رویا میں کچھ تلقین فرماتے ہیں کسی مشتاق کو وعظنا
 ہیں کسی کو اگر کسی مسئلہ میں تامل ہے تو اس کو مع حوالہ کتب تفہیم و تلقین کرتے
 ہیں کسی کو یہ فرماتے ہیں کہ قلم ان وقت میری قبر پر نہ آؤ میری نماز کا وقت ہے
 قلم ان وقت سے قلم ان وقت تک آیا کہ دغرض ہر طرح کے ارشادات و بشارت

سہرا فرما تے ہیں جو جو واقعات و خوارقِ صدور میں آئے اگر ان کو
 قلمبند کروں تو مضمون طول ہو جائے گا جو اہلِ باطن ہیں یا کم از کم کثرتِ وحی
 حاصل کر چکے ہیں اُن کو اس میں تامل نہیں اور غویٰ بصیرت و محبوب ہیں وہ
 معذور ہیں ۵ دستِ پیر از غائبان کوتاہ نیست پُر دستِ او جز قیض
 اللہ نیست پُر دستِ او راحق جو دستِ خویش خواند پُر تا یبدا اللہ فوق انہما
 براند پُر غائبان راجوں نوالہ می دہند پُر پیشِ ہماں تاجہ نمستہا نہند
 اولیاء اصحابِ کہف انداے غنود پُر در قیام و در قلب سہ رتور پُر
 اگر تو بینی شاں بدشواری دروں پُر نیست شاں خوفی و لا ھم ھم
 کیون نہ ہو حضرت مرحوم اولادِ اجماد سے حضرت امامِ انجافین غوثِ الثقلین
 محبوبِ بجا فی رضی اللہ عنہ وارضاه کی ہیں یا اشار اللہ ۵ کسبِ کان
 علیہ من شمس الضحیٰ پُر نونہ من فلق الصبح عمودا۔ دولت
 فقر و ارشاد آپ کی میراثِ خاندانی ہے سلسلہٴ بیعت طریقت آپ کا
 حضرت خواجہ رحمت اللہ نائبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے
 ۵ سلسلہٴ نسب پیرانِ او پُر عروہ و نقی با سیران او۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ
 نائبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب
 قبلہ قدس سرہ بین اُنکے خلیفہ حضرت میر شجاع الدین صاحب قبلہ ہیں اُنکے
 خلیفہ حضرت سید محمد بادشاہ صاحب قبلہ ہیں اُن کے خلیفہ حضرت سید محمد
 صاحب قبلہ ہیں اُنکے خلیفہ حضرت سید محمد عمر صاحب قبلہ قدس اللہ امرار ہم ہیں
 حضرت مولانا کے مرحوم نہایت بابتدائے احکامِ شریعت تھے اور نسبتِ باطنی آپ کی

بہت قوی تھی اس شعر کے پورے طور پر آپ مصداق تھے ۵ در کفی جانم بہت
 در کفی سدا ان عشق ۶ ہر ہوسنا کی نداء ند جام و سداں بافتن - اور سلطان
 عشق محمدی کے آپ نہایت مغلوب و مسخر تھے گویا کہ آپ کی طینت عشق محمدی
 سے خمر تھی آپ کو معاملہ و مکاشفہ و ردیابیں بارہا آں سرور کائنات منہ موجود
 علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اہلبیت عظام و صحابہ کرام و اولیائے فہام سے
 بڑی بڑی سرفرازیاں حاصل ہوئی ہیں بالخصوص حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ
 عنہ کی برکات سے بہت مشرف ہوئے ہیں چنانچہ ارباب باطن کو مشاہدہ ہوا ہو
 ۵ ایں سعادت بزورِ بازو نیست ۶ تانہ نختہ خداے بخشندہ - حضرت غوث اعظم
 محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی جنبی المذہب تھے مولانا کے مرحوم بھی فرط عشق
 و غیر ہنیت کمال اتباع حضرت ولایت پناہ جنبی المذہب رہے اور باین ہمہ کمال
 باطنی کے آپ کا شیوہ مرضیہ اتباع سنت و تذکرہ و وعظ و بند رہا آپ کے چہرے سے
 شان علماء امتی کا نیک بختی ان کے عریل ظاہر و باہر تھی - ۵ انہا کے پائی
 در رہ مولی نہادہ اند ۶ کام نخت بر سر دنیا نہادہ اند ۶ آئندہ اند پست بریں
 آشیان دیو ۶ پس جوں فرشتہ رمے بغیبی نہادہ اند ۶ آں طوطیان رہ جو
 قدم برگرفتہ اند ۶ طوبی لہم کہ بر سر طوبی نہادہ اند ۶ زادرہ و ذخیرہ این وادی
 مہیب ۶ و طشت سر بریدہ جو یکیلی نہادہ اند - بیان اند کے از سلوک
 مولانا کے مرحوم سالکان راہ طریقت و عارفان طریق حقیقت پر غنی ہیں
 کہ بنوے الطریق الی اللہ تعالیٰ یعدوا انفسہم لخلایق طالبان
 وصول بارگاہ حضرت صمدیت جلّت قدمہ کے لئے بارگاہ احدیت میں

بیحد و حصر ہیں لیکن پیشوایانِ طریق نے بطورِ اجمال منازلِ سلوک کو دس منازل
 پر منقسم و مختصر کر دیا ہے پہلا مقام مقاماتِ عشرہ سے کہ حضراتِ صوفیہ علیہ نے
 بنائے سلوک اسی پر رکھی ہے مقام تو بہ ہے اور آخری مقام مقاماتِ عشرہ کا
 مقامِ رضا ہے اور درمیان ان دونوں مقام کے مقاماتِ ثمانیہ ہیں اور وہ
 مقامِ زہد - مقامِ توکل - مقامِ قناعت - مقامِ عفت - مقامِ ملازمتِ ذکر
 مقامِ توجہ بسوی حق - مقامِ صبر - مقامِ مراقبہ - ہیں اور انھیں کو اصطلاح
 صوفیہ میں اصولِ عشرہ بھی کہتے ہیں ان مقامات کے قطع کر نیکی و وطرفی ہیں
 جو حضرات کہ سیرِ سلوکی پر ترقیہ عالمِ خلق کا مقدم سمجھتے ہیں وہ بالذات ان مقامات
 کو قطع کرتے ہیں یہ سلوکِ تفصیلی ہے۔ اور جو حضرات کہ بہرِ جذبی مقدم جانتے
 ہیں وہ تصفیہ عالمِ امر کے ضمن میں ان مقامات کو طے کر دیتے ہیں یہ سلوک
 اجمالی ہے بہر حال دائرہ امکان کے قطع میں یہ مراتب و مقامات بھی حاصل
 ہو جاتے ہیں اور قطعِ منازلِ سلوک سے مراد ان مقاماتِ عشرہ کا طے کرنا ہے
 اور وہ وابستہ ہے تجلیاتِ سہ گانہ سے تجلی افعالِ تجلی صفات - تجلی ذات اور
 یہ مقامات سب کے سب بحرِ مقامِ رضا کے تجلی افعال و تجلی صفات سے وابستہ ہیں
 اور مقامِ رضا وابستہ ہے تجلی ذاتِ محبت سے تعالیٰ و تقدس لیکن بعد طے منزل
 و رفعِ محبت کے دونوں گروہ و اصل ہیں نفسِ اصول میں ایک کو دوسرے
 پر کسی طرح کی توقیت و ترجیح نہیں رہتی جیسا کہ بعض مبالغہ نماں و منحرف
 کہہ کے کہتے اللہ کو پہنچتے ہیں ایک نے تو راستے میں ہر مقام و منزل کی خوب
 سیر کی اور کیفیت و حالات ہر جگہ کے اپنی لیاقت کے موافق معلوم کیے دوسرے

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ۔ ۵ کہ کلاہ فقر خواہی سر بہرہ از خود و جملہ
 جہاں یکسر بہرہ از این کلاہ بے سراں ست اسے پسر پڑ کی دہندت تا تو می نازی بسر
 مقام دوم زہد ہے اور زہد ہاں لکان طریق بانا جامع لڈاند و ذوق درجات و ذوق
 و اخروی سے اس عالی ہمتی سے کہ بالفرض اگر دنیا و مافیہا و آخرت و مافیہا سالک کی سہ
 پیش ہوں تو گوشہ چشم سے بھی اُسے نہ دیکھے کہ **الدُّنْيَا حُلَامٌ عَلَىٰ أَهْلِ الْآخِرَةِ**
حُلَامٌ عَلَىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْحُلَامُ الْفُلُ الْمَلْحَمُ **عَلَىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا** اس حرام سے مراد محبت
 لڈاند دنیا و عقبی ہے ۵ چیت دنیا از خدا غافل بدن پڑنی قاش و نقرہ و
 فرزند و زن پڑ مال را گر بہر دیں باشی حمول پڑ **نِعْسَمَ مَالٌ مَّلَحَمٌ** **لَقَدْ كَفَسَ** رسول
 ورنہ یہ دونوں تو (یعنی دنیا و آخرت) ہنجلہ مواہب لہی کے دو سوہبت ہیں اور دو حد
 ہیں متعین مولا کی طرف سے بندہ کی خدمت کیلئے پس نہایت پست ہمتی و ذرات ہے کہ آقا
 کے پرستاروں سے دل لگی و آشنائی ہو اور آقا سے بیوفائی و دھت ۵ صبح ہنود
 ہچھو روز معلومت پڑ کہ باکہ باختم عشق در شب دیگور۔ جب معشوق حقیقی کا خطاب ہوگا
 کہ ۵ ربط ہے غیر و نئے اور ہم سے وفا چاہتے ہو پڑ تمہیں سوچو کہ یہ کیا کرتے ہو کیا چاہتے
 ہو پڑ۔ تو کیا جواب دیا جائیگا اسی طرح نتیجہ جمیع مقامات کا واحد ہے غرض اس تلیک
 سے ملکہ ذکر و دوام حضور و انقطاع و تقبل عن ماسوی اللہ ہے ۵ حضوری گزہی
 خواہی از غائب مشو حافظا **مَنْ مَّا لَقِيَ مِنْ مَّوَدِّ الدُّنْيَا وَ أَهْلِهَا**
مَقَامِ دَمٍ۔ مقام رضا ہے اسکی تلیک سے یہ نتیجہ مراد ہے کہ ابنی خواہش و اختیار
 باقی نہ رہے رضائے محبوب عین اسکی رضا ہو جائے ۵ اگر مراد خواہش خواہی ترک گیرا و قبول
 و مراد خواہی رہا کن اختیار خواہش را۔ اور خواہست محبوب اسکی محبوب ہو جائے اور بہت

انعام کے ایلام محبوب میں ذوق حاصل ہووے مرغِ آتشخوارہ کے لذت شناسد داندار
 انعام محبوب میں تو ابنی بہتری خوشی ہے اور ایلام محبوب صرف اُسی کا پیارا ہے تیغِ مکرر
 بمن گفت کنازم نیست؛ سرفرو کردم و گفتم کہ نیازم این است؛ کشتگانِ خنجر تسلیم را؛ ہر
 زماں از غیب جانے دیگر است۔ مولانا ی مرحوم قدس سرہ کو ان مقامات میں بفضیل خدا
 کامل تکمیل تھا حضرت حق جل ذکرہ آپکی اولاد رشید و سعید کو ان نعمتوں سے پورا پورا حصہ
 مرحمت فرمائے۔ ابھی باوجودیکہ صغیر السن ہیں مگر بقتضائے فرمانِ عالیشان نبوی علیہ السلام
 والسلام کہ **اَلْوَلَدُ سَيِّدٌ لِّاَبِيهِ وَكُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ اِلٰى اَصْلِهِ** ابھی سے ان
 ننھی ننھی بھولی بھولی صورتوں پر آثارِ سعادت و انوارِ سیادت لعلان میں عقیقہ
 کن زگلستانِ بہار مرا۔ اور تحصیلِ اسبابِ سعادت میں کوشاں خداوند
 عالم ہمارے امیر المومنین بادشاہِ اسلام کہف الانام چا اور اسلام رکن دین غیاث
 شد و بالاز وجودش رتبہ تاج و نگین۔ نوابِ جہم جہم افریدون علم بحرِ عطا کاں سخا نواب
 اصفیاء نظام الملک اعظم حضرت حضور میر عثمان علیخان بہادر اورنگ آرای سلطنت و کبریا
 تعالیٰ ملکہ و سلطنت کے سایہ چتر ہما پایہ کہ مفارقِ کافرانام پر عموماً اور ان صدف سیادت کے
 در شہوارِ شہبوز کے سرون پر دایم و قایم رکھو کہین۔ شاہ عبدالرحیم صدیقی و غلامہ فتح علی خان متنا پانچ و ہر ایک
 حاجی دین محمد مصطفیٰ؛ مولوی سید عمر صاحب کرم؛ قادری و چیلنی و خطِ خلیق؛ دارالعبادت حاجی
 قادری و حافظ مفسر مقتدا؛ عارفِ کامل و فقیہ مخمزم؛ در طریقت و حقیقت یقیم؛ در شریعت میں ثابت یقیم
 کروچن زور فانی انتقال؛ سالِ وصال سکیم عابترقم؛ بی سرواگہ شانِ تیغِ قضا؛ وعظ و پند و نصح و فیض
 معروضہ فقیر حقیر سید مرتضیٰ حسینی صاحبِ سز

قطع

چلتے پھرتے بیٹھتے اٹھتے چلے جاتے لوگ
صبح تک زندہ تھے ہم میں مولوی سید عمر
جو محدث تھے مفسر تھے مناظر تھے بڑے
جو تھے واعظ شہر کے اور متقی و باخدا
جو نہ تھے بڑے مگر کہتی تھی جنکو خلق
سیکڑوں جنکے مقلد تھے یہاں اور مقصد
جنکے گھر سے دین کی آواز ہوتی تھی بلند
ہر مینے جو چھپایا کرتے تھے کشف القلوب
ذات سے جسکی تھی قائم مجلس قرض حسن
جسکی صورت خوب سیرت خوب نظر خوش
جو تھے کہنے اور لکھنے کے مسلم شہسوار
الغرض جنکے محاسن تھے معایب سے سوا
اُن کو تا کا چرخ کج رفتار بد اطوار نے
یک بہ یک طاعون کی ایسی ہوا ان چلی
حیف ہے باغ دکن میں اکی کی خیراں

موت کی منزل ہر گویا زندگی سے مقدم
نذہبی خدات میں جو تھے بہت ہی مغتفر
حافظ و حاجی و قاری صاحبِ علم و علم
سیدِ عالی نسبِ عالی حبِ عالی ہم
قادرِ یسلسلہ تھا جنکا جو تھے ذی علم
جنکے گرد اگر درہتا تھا مرید و کاظم
حلقہ ادکار کو دیتا تھا رونق و جنکادوم
جسکا ثانی ہم نے ہندوستان میں کھا جو کم
جسکے باعث سود کے جھگڑوں سے محفوظ ہم
جو نگاہِ خلق میں تھے مفتخر اور محترم
اور زینِ شہر میں بھی تھا روانِ جنکا قلم
جنکے اوصافِ ستودہ تھے بہت ہی عزیز کم
اُن پہ توڑا اپنا مشہورِ ماں ظلم و ستم
شمع ہستی بجھ گئی چھپا یا دلوانِ مہر و غم
سر جو انانِ چین کے ہوتے جاتے ظلم

حیدر آباد دکن کے حال پر افسوس ہے

حق پرستوں سے ہوا جابا ہو خالی دہلی

محمد اکبر محللی

میں دیکھ رہا ہوں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تَحْمِيدُهُ وَتَعْظِيمُهُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
يَا سَيِّدُ عَبْدِ الْقَادِرِ جَمِيلًا فِي سَيِّدِ اللَّهِ

تاريخ وصال العالم العارف بالله حضرت حبيبنا ومولانا السيد الشاه محمد رضا
القادرى الحيدربادى قدس الله سره الهادى من احقر محبيه الفقير المذنب

القادرى لبرياوى غفرله به بالقوى

الْأَسْقَى اللَّهُ قَبْلَ صُوبٍ عَادِيهِ
وَأَنَا فِي تَوَابِ اللَّهِ فِيهِ عَمْرٌ
عَبْدُ لِقَوْتِ الْبِرِّ أَيْ سَيِّدُ سَنَدٍ
الْكَفِّ مَعْصَمٍ بِالْأَمْرِ فِي مَبْنِيهِ
مَنْ لَمْ يَلْهُ فِي الْبَرِّ أَسْكَرَ
بِرْجٍ كَالْهَدْيِ حَرْبٍ كَالْهَلْ دِي
فَلَمْ وَحِلْهُ وَسَمٍ فِي لُقَى وَفِي
يَقْدَرُ اللَّهُ تَمَّتْ قَادِرَتُهُ
وَعَادِ حَبِيبٍ حَبِيبٍ فِي خَلْدٍ
حَمَانٍ عَنْ كُلِّ ضَائِرٍ مَنِ يُقَالُ لَهُ

قَالَ الرِّضَا سِفَا فِي عَاهِ فُرْقَتِهِ

محمد بن الفاروق شطرا

۱۳۳۰
هـ

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَخَوْشِنَا وَمَا وَنَسِرْهُ وَالْقَلْبُ الْمَخْرُوجُ عِلْمُ
مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحُجْبِهِ وَابْنِهِ وَأَوْلِيَّيَاهُ وَحُزْنِهِ وَعَلَيْنَا بِهِمْ فِيهِمْ وَبَارِكْ
لِدَالَمِينَ اِيْتِجَاعِ الْعَظَمَةِ سَمَاءَ

١٤ قوروق نقر بالان
 ١٥ كرتي
 ١٦ رطل الذهب
 ١٧ رطل الفضة
 ١٨ رطل الفضة
 ١٩ رطل الفضة
 ٢٠ رطل الفضة
 ٢١ رطل الفضة
 ٢٢ رطل الفضة
 ٢٣ رطل الفضة
 ٢٤ رطل الفضة
 ٢٥ رطل الفضة
 ٢٦ رطل الفضة
 ٢٧ رطل الفضة
 ٢٨ رطل الفضة
 ٢٩ رطل الفضة
 ٣٠ رطل الفضة
 ٣١ رطل الفضة
 ٣٢ رطل الفضة
 ٣٣ رطل الفضة
 ٣٤ رطل الفضة
 ٣٥ رطل الفضة
 ٣٦ رطل الفضة
 ٣٧ رطل الفضة
 ٣٨ رطل الفضة
 ٣٩ رطل الفضة
 ٤٠ رطل الفضة
 ٤١ رطل الفضة
 ٤٢ رطل الفضة
 ٤٣ رطل الفضة
 ٤٤ رطل الفضة
 ٤٥ رطل الفضة
 ٤٦ رطل الفضة
 ٤٧ رطل الفضة
 ٤٨ رطل الفضة
 ٤٩ رطل الفضة
 ٥٠ رطل الفضة
 ٥١ رطل الفضة
 ٥٢ رطل الفضة
 ٥٣ رطل الفضة
 ٥٤ رطل الفضة
 ٥٥ رطل الفضة
 ٥٦ رطل الفضة
 ٥٧ رطل الفضة
 ٥٨ رطل الفضة
 ٥٩ رطل الفضة
 ٦٠ رطل الفضة
 ٦١ رطل الفضة
 ٦٢ رطل الفضة
 ٦٣ رطل الفضة
 ٦٤ رطل الفضة
 ٦٥ رطل الفضة
 ٦٦ رطل الفضة
 ٦٧ رطل الفضة
 ٦٨ رطل الفضة
 ٦٩ رطل الفضة
 ٧٠ رطل الفضة
 ٧١ رطل الفضة
 ٧٢ رطل الفضة
 ٧٣ رطل الفضة
 ٧٤ رطل الفضة
 ٧٥ رطل الفضة
 ٧٦ رطل الفضة
 ٧٧ رطل الفضة
 ٧٨ رطل الفضة
 ٧٩ رطل الفضة
 ٨٠ رطل الفضة
 ٨١ رطل الفضة
 ٨٢ رطل الفضة
 ٨٣ رطل الفضة
 ٨٤ رطل الفضة
 ٨٥ رطل الفضة
 ٨٦ رطل الفضة
 ٨٧ رطل الفضة
 ٨٨ رطل الفضة
 ٨٩ رطل الفضة
 ٩٠ رطل الفضة
 ٩١ رطل الفضة
 ٩٢ رطل الفضة
 ٩٣ رطل الفضة
 ٩٤ رطل الفضة
 ٩٥ رطل الفضة
 ٩٦ رطل الفضة
 ٩٧ رطل الفضة
 ٩٨ رطل الفضة
 ٩٩ رطل الفضة
 ١٠٠ رطل الفضة

۵۱ جو دیا نفعہ ۱۲
۵۲ شہر ۱۲
۵۳ السراج النبوی
۵۴ افضل النسخ ۱۲
۵۵ من کل شیء ۱۲
۵۶ ابرار و تقویٰ علی الناس
۵۷ اولین یوم فی الخلق
۵۸ اولین یوم فی الخلق
۵۹ انا انعمنا علیکم
۶۰ انا انعمنا علیکم
۶۱ انا انعمنا علیکم
۶۲ انا انعمنا علیکم
۶۳ انا انعمنا علیکم
۶۴ انا انعمنا علیکم
۶۵ انا انعمنا علیکم
۶۶ انا انعمنا علیکم
۶۷ انا انعمنا علیکم
۶۸ انا انعمنا علیکم
۶۹ انا انعمنا علیکم
۷۰ انا انعمنا علیکم

2

المطهر

تصدیق اس امر کی کیجاتی ہو کہ نقل مطابق اصل ہے

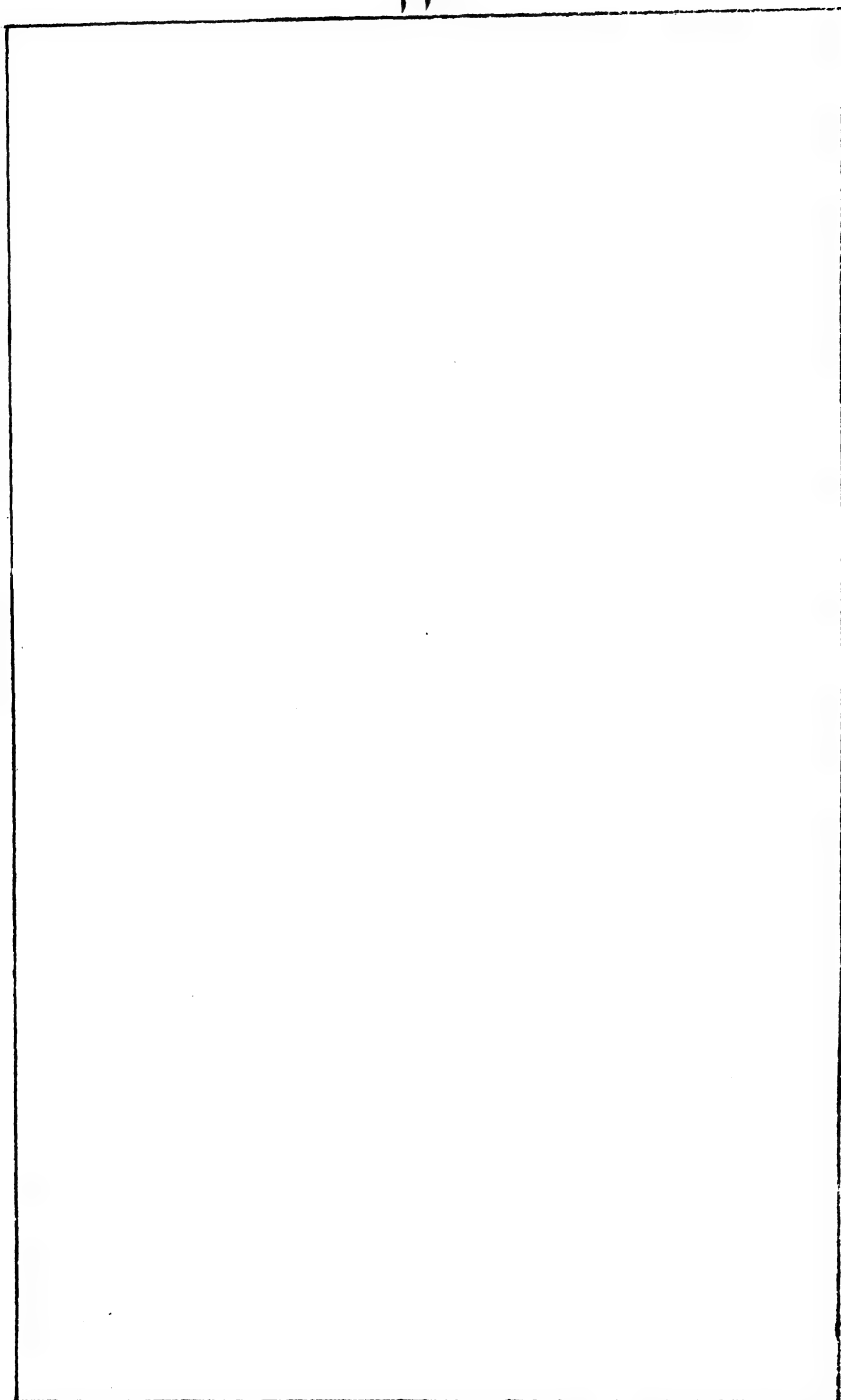
محمد انوار اللہ عفی عنہ

صدر الصدور و م ناظم انور مذہبی سرکار عالی



زیادہ و علیک السلام و بہ ختم الکلام

۲۲



ع۔ ک۔ ۱

۲۹۷۴۶

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۲۲
۵۸

بجین

جامعہ کائنات

۱۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۲۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۳۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۴۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۵۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۶۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۷۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۸۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۹۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔
 ۱۰۔ اگر کوئی شخص "عقل" سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی بے مقصد ہو جائے گی۔

